

راجا رشید محمود

ورغناکٲ ذکرکٲ

۱ ۳ ۵ ۹ ۷

نعتیں

راجا رشید محمود

— ناشر —

مکتبۂ عالیہ ۰ لاہور

اشاعتِ اول : (بالورمپشیر) ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۷ء
 اشاعتِ دوم : (آخر کتاب گھر) ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء
 اشاعتِ سوم : (مکتبہ عالیہ لاہور) ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



مَنْ شَهِدَ لَكَ بِرَأْسِهِ
 وَفَعَاكَ ذَكَرُكَ
 فَلَا تَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ
 وَمَنْ عَفَاكَ فَاعْفُ

مکتبہ

کتاب : در فعاک ذکرک
 موضوع : نعت و مناقب
 تصنیف : راجا رشید محمود ایم اے
 تقدیم : ڈاکٹر سعید عبداللہ
 اشفاق احمد
 نقاد و نظر : حفیظ تائب ایم اے
 پروفیسر محمد منور
 قطع ہائے تاریخ : عنیا محمد ضیا، رتنی شیرازی، قمر زبانی، فدا حسین فدا
 مترجمین و کتابت : محمد یوسف ننگیہ
 مطبع : ایف۔ ڈی پرنٹرز، لاہور
 قیمت : ۵۵ روپے

یکے از مطبوعات : مکتبہ عالیہ اردو بازار، لاہور

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(حضور! آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں
گویا جیسے آپ نے خود چاہا، ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے
آپ کو پیدا کیا)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ کے نام

انہوں نے قصیدہ بردہ لکھا تو حبیب کبریٰ
(علیہ التحیۃ والثناء) کے کرم سے انہیں صحت
عطا ہوئی۔

میں نے یہ نعتیں کہیں تو شانی مطلق نے مجھے
طویل علالت سے نجات بخشی

يَا أَكْثَرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مَنْ التَّوْدِيهِ

سَوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

(مے تمام مخلوق سے بزرگ و برتر! آپ کے سوا کوئی ایسا
نہیں ہے جس سے میں حادثہ عام کے واقع ہونے سے
پسناہ چاہوں)

امام شرف الدین محمد بن سعید ہجیری علیہ الرحمۃ

حمد

حمد

جلوہ فرما تو ہے میرے پردہ انکس میں
حمد بے حد ہے مزا و ام خدا کے دو جہاں

نعت

دواں ہے کاروان رنگ و بوسہ کار کے دم سے
سرور کریم کا بل جانے در! اتنا تو ہو
یاد اُن کی ہے تو سببوں میں اُن کر چکے
زباں پر میری دو نعرے ہیں یا ہوا یا رسول اللہ
سب پر ہے ذکر آپ کا یا سچم نم شاہ ام
میرا فکر و فن نبی کے ذکر تک محدود ہے
مہرباں ہم پر ہے رب آقا کی نسبت کے سبب
بادۂ عشق پیغمبر جاسیے
محمد مصطفیٰ خیر البشر، محمد رب داور ہے
المدد محبوب رب ذوالعز
آنکھوں کو دید گندہ نظر کی ہے طلب
زمانے بھر میں جاری چشمہ فیضان طیب ہے
حاصل درختوں کی خاک شفا تو ہو
رسالت مصطفیٰ کی ہے دوائی
ہے کفر و شرک کا ہم پر دیا تو یا رسول اللہ

۲۲ جہاں گستاخوں کی گستاخیاں
 ۲۳ طیبہ کی سرزمین میں بھیجیں ہیں بھیاں
 ۲۵ ذکر طیبہ کے سوا کمال مسیحائی کہاں
 ۳۴ سیرت مصطفیٰ کا نام ہے دیں
 ۳۸ نبی کے عشق سے روشن ہے دل، چہرے نورانی
 ۳۹ چشم طلب ہے سونے میں خدا گراہ
 ۴۰ رحمت عالم کا ذکر اپنی زبان پر دیکھ کر
 ۴۱ میرے لب پر ہے ہر صبح و سادہ رحمتوں
 ۴۲ رخ مرا سونے میں ہے نہ ہوتا
 ۴۳ کرو گئے محمود ذکر اٹھو دل کو آسودگی لے گی
 ۴۴ جو ہے محبوب رب العالمین کا
 ۴۵ اللہ اللہ شوکت و شان شہداء عرب
 ۴۶ قرآن میں بھی نظروں کو سرکار نظر آئے
 ۴۸ تمہاری نعمت ہی میں ہیں جوں گئی میں یا رسول اللہ
 ۴۹ مشاعر دین و دانش ہو گئی تم یا رسول اللہ
 ۵۰ میرے لب پر آپ ہی کا نام ہے خیر الائمہ
 ۵۱ چراغ راہ ہے کردار احمد علیہ السلام
 ۵۲ مرکز حسن یقین میں سرور دنیا و دیں
 ۵۳ کلام خالق کو میں ہے کلام رسول
 ۵۴ رسول خدا کا نور اللہ اللہ
 ۵۵ مایوسیوں میں آس کے آئے پیامبر
 ۵۶ کلام پاک ہے معیار ہفت گوئے رسول
 ۵۸ ہاتھ آیا ہے میرے دامان فیضان محمد صلی علی
 ۵۹ ہوں بصدق دل فدائے رحمت للعالمین
 ۶۰ ہو تم اللہ کے محبوب برحق یا رسول اللہ
 ۶۱ تمہارا ذکر و رو بہ ہے پیہم اسے شہ عالم
 ۶۲ آؤ در حضور سے حاصل سکون کریں
 ۶۳ وہ کون ہے کہ میں سدا پاکیں جسے
 ۶۴ شاہ کوہ و ذوق مرے آقا
 ۶۵ سندر کی سی گدائی ہے نہ کار عیش و تنہا
 ۶۶ عشق نبی کی کیا ہے نہایت نہ پر چھپے

۶۸ ہماری جان ہے پیارے حضور کی سیرت
 ۶۹ سر کھوں پر رکھیں قدسی نہ آقا کے قدم کبریا
 ۷۰ ہم پر الطاف و کرم کرتے ہیں بارے آقا
 ۷۱ سلام اس پر نہ لے دو جہاں ہے جس کا مشیقاتی
 ۷۲ نعمت میرے لب پر ہر دم آپ کی ہے یا نبی
 ۷۳ اللہ کے محبوب ہو یا آیتا الزلزل
 ۷۴ ہے ذکر میرے لب پر رسالت پناہ کا
 ۷۵ تھی پو داردی ہم نے ہر اک خوشی اپنی
 ۷۶ خدا تک ہے رسالت کا ارادہ لے کرے آقا
 ۷۷ آپ ہیں محبوب رب ذوالمنن مشاہدین
 ۷۸ مطمئن ہوں گردل میں مضطرب گلوں لیکن
 ۷۹ یہ بات فخر ہے مگر خضر نہیں
 ۸۰ خدا نے آپ پر قرآن انار یا رسول اللہ
 ۸۱ دہر سرکار پر ہوں سرخندہ یا رسول اللہ
 ۸۲ نگاہ نبی آسرا ہو گئی ہے
 ۸۳ وقار انسانیت بڑھایا خدا نے فیہ البشر کے دم سے
 ۸۵ کون و مکان کا حاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ۸۶ ہوں عنایات فخر موجودات
 ۸۷ شکوہ لطیف و فیضان و کرم یا سرور عالم
 ۸۸ خدا کے پاک کا موضوع گفتگو تو ہے
 ۸۹ دقت و لغت سرور کل ہیں مرے فکر و شعور
 ۹۱ ہوا ہوں دور نبی طیب سے بے کل احمد مرسل
 ۹۲ تمہارے ذکر سے تسکین دل ہے یا رسول اللہ
 ۹۳ ملتخ ہوں نعمت کے ارقام سے یا مصطفیٰ
 ۹۴ مجھے نبی کی محبت خدا نصیب کرے
 ۹۵ عکس حسن ذات ہے حسن و جمال مصطفیٰ
 ۹۶ ہوئے او جمل نگاہوں سے اجائے یا رسول اللہ

مناقب

خلفائے راشدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
 حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدُ خَالِقِ

حَمْدِ خَالِقِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ

١ ٩ ٢ ٤ ٤

- حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ)
 حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)
 حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)
 اُمّ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ (رضی اللہ عنہا)
 اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا)
 حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ)
 حضرت امام ابراہیم سفید (رحمۃ اللہ علیہ)
 حضرت داماد الحجّ بن محمد (رحمۃ اللہ علیہ)
 حضرت خورشید اعظم (رحمۃ اللہ علیہ)
 حضرت خواجہ معین الدین چشتی (رحمۃ اللہ علیہ)
 حضرت مجدد الملت ثانی (رحمۃ اللہ علیہ)
 اعلیٰ حضرت بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

شعرو شاعر

- ۱۱۵ ڈاکٹر سید عبداللہ
 ۱۲۳ اشفاق احمد
 ۱۲۵ حفیظ تائب
 ۱۲۷ پروفیسر محمد منور
 ۱۲۹ منیا محمد ضیا
 ۱۳۱ رضی شیرازی
 ۱۳۲ مستور زوالی
 ۱۳۵ فراہین ندا

جذبات تشکر و امتنان



اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا بورحمت بے کس نواز کا
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جسم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

— حسنہ بریلوی —

ایک برقی رد لکتی ہے مرے احساس میں
جلن فرما تو ہے میرے پردۂ انفاس میں
کیوں نہ مل جائے اسے لا تقطعاً کی پھر زید
جب اتر آئے کرم تیسرا نگاہ یاس میں
کیوں نہ بن جائے ہماری زندگی بھی اک مثال
یاد تجھ کو گر رکھیں خوش حالی و افلاس میں
تو ہریدا ہے اگر عشرت زدوں کی آہ سے
بس گیا ہے متقی اشخاص کی برباس میں
ملت بیضا کہ ہے روح و رواں تیسرا خیال
تیرے دم سے زندگی ہے قوم کی ہر اس میں
تو نے سرکارِ دو عالم میں انھیں یحجب کیا
وہ خصائص جو تھے نور و عیسیٰ و ایاس میں
تیرے ہی دم سے طبائع میں بھی پیدا اختلاف
ہے تنوع لذتوں کا گر تمام اجناس میں



حمد بے حد ہے سزاوار خدا کے دو جہاں
 جس کا ذکر پاک ہے وجہ قرار قلب و جاں
 انضباط کائنات اک حرف کُن سے کر دیا
 انضباط و غم کا خالق کون ہے اس کے سوا
 آگ کو مدت عطا کی ہے، روانی آب کو
 پھول کو رنگت تو نہایت گلشن شاداب کو
 اس کے جلوں کا ہے نظریہ جہاں کن نکال
 بے نشان خود ہے، نشان اس کے ہیں عالم میں جاں
 ابن آدم کے لیے کر دی مسخر کائنات
 سب علوم اس کو سکھائے از پیئے عرفان و آ
 ہیں نمایاں اس کی قدرت کے کرشمے دہریں
 زندگی امرت کو دی ہے، موت ڈالی نہریں
 محمد و زیدین ہوں یا متقی و پارسا
 خالق و رازق وہی سب کا ہے وہ سب کا خدا
 شکر اس کی نعمتوں کا کیا ہو بندوں سے ادا
 بیکراں رحمت ہے اس کی، لطف ہے بے انتہا
 اس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر و خیال
 اس کا ہے ذکر مقدس ماورائے قیل و قال
 جس طرح بے مثل ہے محمود رب ذوالجلال
 ہے حیبت اس کا جہاں میں بے نظیر و بحال



صَلِّ عَلَى عَلِيِّهِ وَالْآلِ
 خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 ۱ ۲ ۳ ۴ ۵



رواں ہے کاروان رنگ و بوسہ کار کے دم سے
 دو عالم کی رنگوں میں ہے لبوسہ کار کے دم سے
 من و تو کی ہے گنجائش کہاں سب کچھ انہی سے ہے
 کہ میں سرکار کے دم سے ہوں، تو سرکار کے دم سے
 مرے آئینہ دل میں ہے عکس ذات حق افکن
 میں ہوں ہر دم خدا کے روبرو سرکار کے دم سے
 نہیں تھے وہ تو رب کو ماننے والا نہ تھے کئی
 معانی آشنا ہے لفظ حق سرکار کے دم سے
 کریں ہم کیوں نہ اپنی آبرو سرکار پر قرباں
 کہ ہے تمام ہماری آبرو سرکار کے دم سے
 وہ مجذوب خدا ہیں، وجہ تخلیق دوعالم ہیں
 ہوئے آباد سائے کلمہ و کوسرکار کے دم سے
 انہی کے نور سے یہ محفل ہستی ہوئی روشن
 چراغاں ہے جہاں میں چاروں سرکار کے دم سے
 لگن بخشی ہمیں سرکار نے ابطال باطل کی
 شعار اپنا ہے حق کی جستجو سرکار کے دم سے
 رسول پاک کی لعین نہ کیوں محسوس گائیں ہم
 ملا ہے ہم کو ذوق گفتگو سرکار کے دم سے

چشم اقامت نہ پٹ رہا ہنک دیکھے
 رخت شان رفعتا لک ذکرک دیکھے
 — علامہ اقبال علیہ الرحمۃ





آرزوئے دید میں آئینہ اثر آتا تو ہو
 دادی بطن میں جا پہنچے بشر آتا تو ہو
 سرنگوں ہوں اُن کے گئے کج کلاہن جاں
 شاہ دیں کے خادموں کا کرد فر آتا تو ہو
 ذکرِ تاق میں خیال آئے مجرہنی مثال کا
 آستیں مشکِ ندامت ہو تر آتا تو ہو
 نزع کی ماست میں میسے لب پہ ہونا حضور
 مجھ سے خالی کی دُعائیں بھی اثر آتا تو ہو
 زندگی رستے میں گر گزے تو گزے شوق سے
 روضۂ اطہر ہو مقصود سفر آتا تو ہو
 ہے یہی میری تمنا ہے یہی دل کی مُراد
 سرورِ کوئین کا بل جاتے در آتا تو ہو
 آپ کے در پر پہنچنے کی سعادت ہو نصیب
 ہم کو ہر ناپڑنے جاسے در بدر آتا تو ہو
 اور تو فرمیں کی بات کیا جو ہے سو ہے
 دیکھ لیں گے سرورِ کوئین، ڈر آتا تو ہو
 بھیجے اُن کے خادموں کی غلامی ہستیار
 اور تو محسوس کیا کرنا ہے، پر آتا تو ہو



جس کی نظروں میں زہرِ پائے پیسہ چمکے
 سامنے اس کے نہ گنجینہ گوہر چمکے
 بختِ ذرے کے جو یاد رہیں عربِ نکت پہنچے
 خاکِ طیبہ سے لگے، ہسٹہ بڑھ کر چمکے
 روبرو گنبدِ خضرا کے پہنچ جاؤں اگر
 مجھ زیاں کار کا بھی نقشِ مقدر چمکے
 ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا
 پھول، لغت کے مری شاخِ نظر پر چمکے
 جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ حبیبہ واپس
 کتنے تارے مری پلکوں کے افق پر چمکے
 آپ کے فیض سے ہم خلق میں اشرف ٹھہرے
 آپ کے نور سے یہ خاک کا پیکر چمکے
 دن پہ بھی رات کا منظر تھا مستط پہلے
 رُوئے پُر نور سے ہر سج کے تیر چمکے
 ذکر اُن کا ہے تو ہر لب کا مقدر بن جائے
 یاد اُن کی ہے تو بسیمنوں میں اُتر کر چمکے
 اُس کو اللہ دلی کہہ کے مراتبِ سخن
 ہی کی سیرت جو کسی شخص کے اندر چمکے





مرے کام آئیں یہ شرکان دہو یا رسول اللہ
جون سے دے سکوں طیبہ میں جھاڑو یا رسول اللہ

کوئی تکلیف ہو اُس کا ازالہ آپ سے ہوگا
مرض جیسا بھی ہو ہے اُس کا دارو "یا رسول اللہ"
خدا بھی اور قدسی بھی ہوتے ہیں ہم زبان میرے
کبھی "یا جو میرے لب پہ صَلُّوا" یا رسول اللہ

سراٹکوں پر اسے ہم نے بٹھایا ہے ارادے
نظر آئی ہے جس میں آپ کی خیر یا رسول اللہ
خدا کہتا ہے سب کے واسطے رحمت محمد ہیں
کرم فرما ہوتے ہیں آپ ہر شویا رسول اللہ

ہو کیا تعریف چہرے کی خدا تاج ہے جس کا
طلوع صبح کا مظہر ہیں گیسو یا رسول اللہ

لیا ہے آپ سے درس محبت، ہل دنیائے
جہاں میں آپ کی پھیلی ہے خوشبو یا رسول اللہ

نہ ہم گھٹیں آپ دونوں مہرباں محمود مذنب پر
زباں پر اس کی دو نعرے ہیں یا ہڑ یا رسول اللہ



مب پہ ہے ذکر آپ کا با چشم غم شاہ ام
آپ کا شاعر ہے محنت کرم شاہ ام
میری نظروں میں شہنشاہان عالم بھیج ہیں
آپ کی مدحت میں چلتا ہے تسلیم شاہ ام
ادعا انفاس کا ہے آپ کا ذکر حبیب
نعت گوئی ہے مراحضرت شہام ام
آپ کی نعت کی قند و روح میں گزرنو
ہے مرا موجد ہونا بھی عدم شاہ ام
فیض سے جن کے ہر روشن دیار زندگی
اپنے سراٹکوں پہ وہ نقش قدم شاہ ام
آپ کے رُتبے کا کیا ادراک ہو انسان کو
آپ ہیں چشم خدا میں محترم شاہ ام
نجبت و ادبار سے ہم کو چھڑا سکتے ہیں آپ
خوار و رُسا ہیں زمانے بھر میں ہم شاہ ام





میرا فکر و فن نبی کے ذکر تک محدود ہے

خاق کوئین کا مجھ پر کرم ہے، بخود ہے

حُب پیغمبر پہ ہے حبِ خدا کا انحد

میرے آقا کی اطاعت، طاعتِ بخود ہے

شرطِ ایمان ہے کہ اقرارِ رسالت بھی کرو

صرف اقرارِ الوہیت یہاں ہے بخود ہے

ہم زمانے میں رہیں گے خستہ حال و خوار و زار

پیروی سیرت کی ہم میں جب تک مفقود ہے

ہے خندہ جہاں کے لطف و رحمت کی یہ شکل

مصطفیٰ کا دو جہاں پر فیضِ لہ محدود ہے

فوجی سے پائیں گے قلب و نظراس کے بد

جس کا چہرہ راہِ طیش میں غبار آلود ہے

اس پہ بھی اطاعت و رحمت کی نظر ہو لے خد

اک غلامِ جاں نثار بن نبی محسود ہے



مردوں جم پر ہے رب آقا کی نسبت کے سبب

خدا میں جائیں گے ہم ان کی نجات کے سبب

خالق و مخلوق کے ممدوح ٹھہرے ہیں حضور

کاملت کی بدولت، اولیت کے سبب

زندگی ساس ہوئی ان کی شریعت کے طفیل

آدمی اسان ہوا ان کی ہدایت کے سبب

حشر میں صبح شفاعت بھی گرم فرمائے گی

جرم عصیاں پر مری شامِ نجات کے سبب

یہ و زر کی کثرت و قلت نہیں پیش نظر

صاحبِ ثروت ہوں میں ایمان کی دولت کے سبب

قوم پر ادبار و نکبت کے اندھیرے چھا گئے

ان کے انکارِ حیل سے اجنبیت کے سبب

تا ابد ہیں ہم نشینِ شمر ابو بکر و عمرؓ

مرتبہ کیا کیا ملے ان کو رفاقت کے سبب

مجھ پہ ہے محسود سرکارِ دوعالم کا کرم

نعت گو ہوں آپ کی چشمِ عنایت کے سبب



بارہ عشق پیسبر چاہیے
گر ہر دیدار گم درکار ہو
کرب سے نکھرے گا ورنہ کایاں
ان کے در پر حاضری کے واسطے
زرد: ذکرِ حسم کرتے رہو
دشمن جاں کی بھلائی کے لیے
جو خدائے پاک کا محبوب ہو
ذہن میں ان کا تصور ہو سکیں
نعتِ ممدوح خدا کے واسطے
تذکرہ حضرت کا ہوتا ہو جہاں
حاصلِ احساس ہے لا حاصلی
قرینہ مکہ کو سدا ہاں اہل دہر
یہ نشہ ہم کو برابر چاہیے
گر شہِ چشمتِ غمیں تر چاہیے
دس کے آئینے کو جو ہر چاہیے
انعت و خلاص کا تر چاہیے
کچھ علاجِ قلب مضطر چاہیے
وسعتِ ظرفِ پیسبر چاہیے
اس حیل پیکر کو کیونکر چاہیے
دس ہیں ان کی یاد مضطر چاہیے
لعلہ، سلوبِ داور چاہیے
یسی مجلس میں نگر سر چاہیے
اب تو کچھ ذکرِ پیسبر چاہیے
مجھ کو تو سرکار کا در چاہیے

روح بھی شاد ہو ہی جائیگی
ذکرِ آقا میں نہاں تر چاہیے



غلامِ مصطفیٰ، خیر البشر، محبوبِ داور ہے
شرافتِ علم، ایثار و سخاوت کا وہ پیکر ہے

خدا اس پر مے ماں باپ جو ہے رحمتِ عالم
مراقب ہے مخلوق خدا کا محسن اعظم
محبت و اخوت کی ہمیں تعلیم دی جس نے
رودادِ رسی کا برتاؤ کیا دشمن سے بھی جس نے

جو مخلوق خدا کے کام آتا تھا بہر صورت
غریبوں نے نو دس پر سدا کرتا رہا شفقت
پسند اس نے نہ رنگ و نسل کی تفریق فرمائی
خدا ترسی فضیلت کے لیے معیار ٹھہرائی





جہاں سے ہر برائی میرے آقا نے مٹا ڈالی
وہ جس نے ہر نئی تہذیب کی آکر بنا ڈالی
جب اپنے دل میں انسان کی ترقی کیجئے تھانی
تو اس کو سکھائیں مستحق اقدار و رحمانی

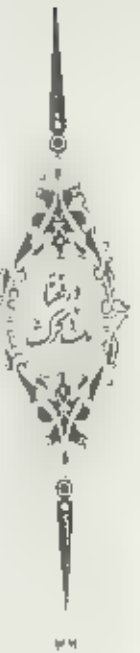
وہ حق گوئی کا مظہر استقامت کا حسین پیکر
جو رحمت بن کے آیا وہ خدا کا خاص پیغمبر
وہی کام اس سے ہیں منسوب جن سے ہے خدا راضی
کونئی دیکھے تو اس کی سادگی، ایثار، فیاضی

زمانے بھر پر اس نے اپنی سیرت کا اثر ڈالا
فساد و فتنہ و شر سے جہاں کو پاک کر ڈالا
وہ جس کے حکم پر تسلیم کی عادت ضروری ہے
بزرگوں کا ادب، ماں باپ کی طاعت ضروری ہے

تخل، صبر، نیکی اور دیانت جس نے سکھائی
وہ محبوب خدا، جس کی ثنا قرآن نے فرمائی
اُسی کے ذکر سے محمد کے دس نے سکھایا
اسی کے فیض سے مسکد و عمل میں انقلاب آیا

المدد، محبوب رب ذوالنن
آپ ہیں تخلیق عام کا سبب
آپ سے ہے انشراح روح و دل
ہے مبارک نطق آنحضرت کا ذکر
کثرت عصیوں کا ہوا ب خوف کیا
نب پہ ہے مدح و ثنا کی روشنی
مصطفیٰ کے چہرہ پر نور پر
نورِ طہ و رحمت سرکار کا
آپ کے انوار سے روشن ہوئے
شہر عیسٰی کی نسیم جاں فزا
ہے وہ غزل کے یہ مشکِ خن

اسم پاک مصطفیٰ کا فیض ہے
مٹ گئے محمد کے رنج و عن





سرخیل اہل علم و ادب ہیں شرع عرب
پائیں گے ہم وقار خدا کی جناب میں
سرمایہ ہمارے تمت حضور ہیں
دل میں ہے سیر وادی بطحا کی آرزو
دارالشفائے رحمت عالم نظر میں ہے
کے ذرہ اور چاہ کرے ہر وہاہ کی
میں ایک گہ خشک ہوں طیبہ کی رہ میں
طیبہ سے کم تعلق حق طرائف کو ہے
منزل خدا رسی ہے محبت کے دین کی

سمجھو کہ تم کو اذن حضوری عطا ہوا
محمود و بزم نعت محمد میں آؤ جب



نہا نے بھر میں جاری چشمہ فیضان طیبہ ہے
رسول اللہ کا نقش قدم عنوان طیبہ ہے
دوام پر رسول پاک کی شہ ما نروائی ہے
شہنشاہ مکان و لامکان سلطان طیبہ ہے

فدا ہوں میں عرب کی سرزمین کے ذرے ذرے پر
اگر دل ہے شاد کعبہ جان قربان طیبہ ہے
خدا کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا جس کو
وہ خوش قسمت مسافر آج جو ہمان طیبہ ہے
رسول اللہ ہیں بے شک ہدایت کے مہ کامل
صحابی ہے جو ان کا خستہ تابان طیبہ ہے
جہاں گنبد خضر مقدر ہی سے ملت ہے
ہر ک زائر کے دل پر لطف بے پایاں طیبہ ہے
زہے عظمت کہ مکہ چھوڑ کر آئے یہاں
زہے رفعت کہ جبریل امیں دربان طیبہ ہے

اسے حاصل ہے عظمت سکین محبوب دادر کی:

ہر اک رحمت خدا کے فضل سے شایان طیبہ ہے

مدینہ گلشن رشد دہی ہے، باغ وحدت ہے

نبی کا جہ بھی ساتھی ہے، گلستان طیبہ ہے

نظر فروز ہے عسود کی نقو کا ہر مصرع

کہ اس کے قلب و جاں میں ضرر گلن ایران طیبہ ہے





ہم کو نصیب معرفت کبریا تو ہو
حکم تقیق مشہر ارض و سما تو ہو
عشق نبی کی فصل وقار بہار ہے
مانوس قلب و ذہن کی آب ہو تو ہو

مشکل نہیں ہے شاہ دین سے رقم درہ
لیکن گریز پائی حسد ص و ہوا تو ہو
قانون مصطفیٰ ہے ہر اک مسئلے کا حل

اس راہ پر چلیں تو سہی ۱۰ ابتدا تو ہو
ہر خوف سے کرے گا خدا اس کو بے نیاز

حضرت کے ساتھیوں کا کوئی ہنوا تو ہو
حرف غلط ہوں روح دیدن کے سبھی مض

حاصل در حضور کی خاک شمع تو ہو
پھوٹیں گی پھر تختہ انساں کی کرنیلیں

پہلے ہماری روح میں نخل وفا تو ہو
آنکھیں ہوں مستقیر زیارت سے آپ کی

ذکر مرثیہ سے اشک متا بہا تو ہو
پائے گا بارگاہ رسالت سے ہر مراد

محمود کی طرح کوئی مدحت سرا تو ہو



بے دمی رضا ۱۰ اقبال اجماعی
شہا ان زندگی کی تخیوں میں
اگر تیری نظر پڑ جائے آفتا
مجھے جوہر زار سے خوف کیوں ہو
کسی نرس کی اب صحت نہیں ہے
مصائب سے رہائی بخشا ہے
سدا گھوسے گی دس گوش زمین میں

تیری مدحت کی نسبت سے گرامی
تیری ہی دین ہے یہ شاد کامی
ہنرمیں جاسے گی ہر میری خدای
شہر کو نہیں ہیں جب میرے حامی
رسالت مصطفیٰ کی ہے ددائی
محمد مصطفیٰ کا نام نامی
رسول پاک کی شیریں کلامی

در خیر وری تک میں نہ پہنچا
یہ ہے محمود میری نامائی





ہے کفر و شرک کا ہم پر دباؤ یا رسول اللہ
ہمیں اللہ کے در پر جھکاؤ یا رسول اللہ

عورت کے سمندر کی تلاطم خیز موجوں میں
ہوتی ہے زندگی کا خد کی ناؤ یا رسول اللہ
مداوا ہو سکے، ان پر شفا کا ہاتھ رکھ دیجے
لگاتے ہیں زمانے نے جو گھاؤ یا رسول اللہ

کہیں شجرِ نہالت میں نہ اپنی قوم کھو جائے
ہمیں اب خوابِ غفلت سے جگاؤ یا رسول اللہ
مرے خوابوں کی دنیا میں کبھی تشریف لے آؤ
جہاں سے اب ہے میرا چل چلاؤ یا رسول اللہ

دل محزون تر پتا ہے کہ دیکھے گمنامِ بخیر
نظر کا سوئے طبع ہے جلاؤ یا رسول اللہ
تھی ہر چارہ ساز اہل درد و غم تو ہم کس کو
دکھائیں جا کے اپنے دس کے گھاؤ یا رسول اللہ

تمہاری ذات دنیا میں سحابِ لطیفِ رحمت ہے
بجھاؤ میرے عصیاں کا اٹاؤ یا رسول اللہ
تمہاری نعمت ہے صبح و مسامحہ کے لب پر
تمہارے عشق کا دل میں رچاؤ یا رسول اللہ



پھائی گھٹا ذنوب کی گھنگھور یا رسول

ہیکچے نگاہِ لطیف مری در یا رسول
کیا نورِ مصطفیٰ کو وہ پہچان پائیں گے

دیدے ہی جن کے ہرچکے ہوں کر یا رسول
سب پر ہوتیری یاد اور دل میں تری وفا

دن ہو کہ رات، شام ہو کہ بھور یا رسول
”بتہ اس طرف بھی شفاعت کی اک نظر“

ہر سمت ہوگا حشر میں یہ شور یا رسول
جس کے عمل میں تیری محبت کی بو نہیں

وہ دین کا حقیقتاً ہے چور یا رسول
اپنے دیارِ قدس میں بٹو ایسے ہمیں

اپنا نہیں ہے اور کوئی ٹھور یا رسول
نعمتِ نعت میرے لبوں پر رہیں ہم

قائم رہے جو سانس کی یہ ڈور یا رسول
پھر بھی اگے ہیں عشق و محبت کے اس میں بھول

گرچہ ہے میرے دل کی زمیں شور یا رسول
محمود اور کچھ بھی نہ چاہوں خدا سے میں
طیبہ میں بن سکے جو مری گور یا رسول





طیبہ کی سرزمین میں میکیں ہیں تجلیاں
کستا ہے کون عرش نشیں ہیں تجلیاں

خورشید و ماہتاب در کعب کو دیکھیے
نور نبی کے زیر نگین ہیں تجلیاں
سو اختیار نہ کو گمان و خیل پر
اک اعتبار حسن یتیں ہیں تجلیاں

دو دنوں جہاں پہ فیض رسالت تاب ہے
دو دنوں جہاں سے ان کی حبیں ہیں تجلیاں
نور رسوں پاک سے دنیا ہے مستنیر
معدود طیبہ تک تو نہیں ہیں تجلیاں

روشن نہ کیوں حیرم خیال و شعور ہو
عشق نبی کی دل میں مکیں ہیں تجلیاں
نور نبی ہے میری نگاہوں میں جلوہ یز
روح و رو بہ قلب عزیز ہیں تجلیاں



شبہنی آنکھوں میں ڈھونڈو گئے ترانہ کی کہاں
ذکر طیبہ کے سو نخلِ میس کی کہاں
ہم نہ جب تک نہ کی گھلائی ہوئی رہ چلیں
بوسہ کیا ، تیتھن کیا ، شکیب کی کہاں
دہر بھر کی ہر صمد قت کو پرکھ کر دیکھ لو
ہو حدیثِ مصطفیٰ میں ہے وہ سچائی کہاں
میری تنہائی پر پرتو ہے حشر اکا ، ثور کا
دادنی قلب و غنطہ میں محض آرائی کہاں
گنبدِ خضہ سے دوری بخت کی لا حاصلی
سوچ کے گنبد میں ہوں محصور گویائی کہاں
نعت محبوبِ حند کی گر نہ ہو لب پر مرے
پیکرِ تخلیل میں وہ حُسن و زیبائی کہاں





دین و دنیا کا الم نا اتفاقی آپ کی
ملتفت ہوں آپ تو پھر غم کی گیرائی کہاں
خدا مان مصطفیٰ کا فاشیہ بردار ہوں
دیکھ لو! پہنچا بہ تقریب شناسائی کہاں
آپ کے نقش کعبہ پا ہی کا سب اعجاز ہے
وہ نہ جب تک کہے، بڑے زہار آئی کہاں
یہ حقیقت میں تھا اعجاز تکلم آپ کا
سنگریزوں کو دگر نہ تا سب گویائی کہاں
فضل مولا ہے دگر نہ مصطفیٰ کی نعت میں
میرا اسے محمود ذوق خامہ فرمائی کہاں



واضحیٰ ہو کہ سورۃ یس میں
مدحت مصطفیٰ ہے مدح خدا
نور خیر البشر کے صووں سے
آپ ہیں باعث سکون حیات
کیوں نہ روشن ہو کائنات مری
بھر ہے مدحت مشہر گوین
مدح مسدود بر کبریا کے طفیل
وہ جگہ تو سفر کا ہے آغز
فیض گستر ہیں سائے عالم پر
سب ہیں دیونہ گراسی در کے
ہے یہ میرے حضور کی تحسین
سیرت مصطفیٰ کا نام ہے دیں
شکب صد آسمان ہوئی ہے زمین
آپ سے ہے قرہ قلب عربین
ماہ طیبہ ہے میرے دل میں یکبر
اور مری نعت یک در شمس
ہو گئے ہیں غیلاست حبس
جس جگہ تھک گیا ہے سدہ نشیں
میرے آقا! چرا کے گوشہ گزین
جس کا عجب ہوا ہے ریح امیں

ان کا محمود نام لیوا ہے
جن کے دونوں جہاں ہیں زیر شکنجہ



نبی کے عشق سے روشن ہے دل چہرہ ہے ثرائی
 بغیر اس کے ہر اک خواہش، ہر اک پابست مری فانی
 حبیب انسانیت کے آگئے جب بزم ہستی میں
 رہا ہائی کسی کا روگ، جسمانی نہ رُجعتی
 نبی مسراج میں اللہ سے ملنے کو جاتے تھے
 زکھی سینہ بانی تھی، نری تھی یہ مہمانی
 چراغ شوق لے کر ہاتھ میں، ڈھونڈتے ملنے میں
 مگر تا حشر پاؤں گئے نہ ان کا سایہ دہائی
 نبی کا نام لب پر ہے مگر اعمال کے ڈر سے
 ندامت کا، نجات کا مری آنکھوں میں ہے پانی
 خداوند جہن کے بعد اس دنیا کے فانی ہیں
 فقط ہے جذبہ عشق نبی باقی دلائلی
 مجھے عسودِ احساسِ تفاخر کیوں نہ ہو دل میں
 کہ آئی میرے سچے میں محمد کی شانِ خدائی



چشمِ طلب ہے سوتے مدینہ خدا گواہ
 وہ ہے مجتہد کا قریب خدا گواہ
 افضل ترین ہے مارے سینہ دشواری سے
 میلادِ مصطفیٰ کا ہمیشہ خدا گواہ
 عشق نبی کے بادۂ سرچرخ کے سوا
 میرے لیے حسمام ہے پنا، خدا گواہ
 جس کو جمالِ گنبدِ خضرا دکائی دے
 بس کو کہیں گے دیدۂ سینا خدا گواہ
 خدامِ بارگاہِ نبوت کا عشق ہے
 اللہ تک رسائی کا نزدیک خدا گواہ
 یہ کائنات ہے اگر انگشتی، تو ہے
 ذرتِ رسولِ پاکِ نگیں خدا گواہ
 صحابہِ مصطفیٰ کے مناقب لکھا کرو
 مدح نبی کا ہے یہ قرینہ خدا گواہ
 محمود ان سے مانگ لو دل کی مراد تم
 مختار گل ہیں شاہِ مدینہ، خدا گواہ





یاد محبوب خدا کا اس میں گوہر دیکھ کر
 ہو گیا خوش مجھ پہ داور دیدن تر دیکھ کر
 خوب برسیں رحمت حق کی گھٹائیں دہریہ
 مزدج انسانیت کو خشک و بجز دیکھ کر
 بخشش حصیاں کا ہوتا ہے مجھے آخر قیاس
 رحمت عام کا ذکر اپنی زبان پر دیکھ کر
 جان جاتیں گے سبھی ہے جشن میلاد النبی
 عفتیں خوشیوں کی برپا ہے گھر گھر دیکھ کر
 بخشوایا عشر میں ہم کو نبی کی نعت نے
 ہم پکارے بھی "معاصی کا یہ دفتر دیکھ کر"
 رتبہ نوبہ مجسم کا جو آب فائز نہیں
 مان جائے گا وہ ان کو روزِ عشر دیکھ کر
 مصطفیٰ کی شان دیکھو گے سر میدانِ عشر
 فیصلہ حق بھی کرے گا ان کے تیر دیکھ کر
 ان کے مذاحل میں شامل ہو گیا محمود بھی
 غلغله مدح نبی کا آسمان پر دیکھ کر



میرے لب پر ہے ہر صبح و صا مدح رسول
 ہے دو روزہ زندگی کا مدح مدح رسول
 میرے اعجازِ قسم کا منتہا نعت نبی
 میرے اندازِ قسم کا ارتقا مدح رسول
 میرے جسم و روح کو ان سے ملی ہے زندگی
 ہے کرشمہ رشتہ اخصاص کا مدح رسول
 کیفیت و سرستی ہے مسدوح دو عالم کی عطا
 جذبہ ذوق و شوق ہے مجرہ مدح رسول
 ابتدا اس کی ہوئی ہے کبریا کی ذات سے
 ہے ازل کے روز سے بے انتہا مدح رسول
 عالم اجسام میں آئے ہیں ہم ان کے طیفیں
 کیوں نہ ہو غنم ہماری روح کا مدح رسول
 ہے دعا یا رب! ہماری عاقبت محمود ہو
 حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدح رسول





روح مر سوتے مدینہ ہوتا
غواب میں ان کی زیارت ہوتی
سوزنِ عشقِ محمد تھی ہی
ان کی سیرت جو نظریں رکھتے
جو بھی کرثر کا تمنا تھی تھا
خدا ہنس دید کے پس منظر میں
نام نامی ہی تھا کافی، چاہے
بت جب تن سے نکلتے لگتی
مرگِ محمود بجا ہے لیکن
ن کی بعثت کا صلیب ہوتا



جنون عقل و غرور سے آگے، ملے گی گراگھی ملے گی
خدا کی وحدت کی ارضِ طیبہ میں ہم کو جودہ گری ملے گی
جو ان کے رستے کو چھوڑ دو گے، فضا ہی بدلی ہوئی ملے گی
بہر طرف اس جہاں میں آخر ہیسمیت ناپختی ملے گی
جہاں ہے تاریک اور بھیانک، قدم قدم تیرگی ملے گی
مگر جو پہنچا دہریہ پر، فقط اسے روشنی ملے گی
دیہِ طیبہ کو کون چھوڑے، ریاضِ جنت میں کرن جائے
نیمِ جنت بھی دیکھ لیجئے، دہریہ جو متی ملے گی
بیب رت نام ہے تر، ابھی کو سب سرسبزیاں ہیں
نیں ہے تیرا میل ممکن، کہاں تری ہماری ملے گی
لوٹتے رحمت کا سایہ ہوگا بروزِ مشرق دیکھ لیجئے
حضور کی منقبت سے جنت گناہگاروں کو بھی ملے گی
جہاں پہ پیغامِ امن ان کا نہ دھجہ آرامِ قلب دجاں ہو
۱۱۱ جو ہن بھی برس رہا ہو تو نبض ڈوبی ہوئی ملے گی
نبی کے در پر نہ جانیے گا، نہ ان سے الفت نہجانیے گا
تو کوئی راحت نہ پائیے گا، دھو دھو زندگی ملے گی
غم و لم کے جہاں تیرہ میں بے دلی بھی ہے نہ لے گی بھی
کر دے محمود ذکرِ احمد توں کو آسودگی ملے گی



سہارا ہے مرے قلبِ حزین کا
اشارہ رحمتِ عالمیں کا

جہاں میں دل گرفتہوں کا ملو
ہے الطافِ فراوانِ شاہِ دیں کا
مدینہ منیعِ رشد و ہدیٰ ہے
یہ سارا فیض ہے اس کے میحیں کا
زمین و آسمان میں تذکرہ ہے
حرا و ثور کے عزت گزین کا
حرمِ مصطفیٰ کا سبز گنبد
تفاخر در شرفِ رُدتے زمین کا

جہاں میں عافیت کو عام کر دو
یہ ہے پھینامِ ختمِ المرسلین کا
وہی میرے خیالوں کا ہے مرکز
جو ہے محبوبِ ربِّ العالمین کا



لہ اللہ شوکت و شانِ شہنشاہِ عرب

دو جہاں ہیں زیرِ فرمانِ شہنشاہِ عرب
مرتبہ دالِ کعبہ یا کے ہیں محمد مصطفیٰ
اور خدا ہے مرتبہ دابنِ شہنشاہِ عرب
ہیں بزرگوار اور عثمانِ غنیؓ لاریب و شک
دو ستارہ ان حلیفانِ شہنشاہِ عرب
بر عبیدہ، یوتراپ و حنظلہ و فاروق ہیں
اشجیانِ ضیفستانِ شہنشاہِ عرب
ہیں بلالؓ و بذر و عمار و حسان و حبیبؓ

سب دل و جاں سے محبانِ شہنشاہِ عرب
رہ گئے سدرہ کی منزل ہی پہ جبریلؑ ہیں
کون جانے رفعتِ شانِ شہنشاہِ عرب



کیوں نہ اصحابِ نبیؐ ٹھہریں ہدایت کے نجوم
خوشنگن ہے مہر تابانِ شہنشاہِ عرب

اس جہاں کا ذرہ ذرہ آپ کا ممنون ہے

دونوں عالم پر ہے احسانِ شہنشاہِ عرب
کھیتیں اخلاص و الفت کی سبھی جہن تھیں

چی گپ جب بر نیسانِ شہنشاہِ عرب
ہم سیہ کاروں کے سر پر حشر کے میدان میں

سایہ، فنگن ہو گا دامنِ شہنشاہِ عرب
رومی و جامی، رضا و سعدی و اقبال ہیں

فضلِ ایزد سے مستارانِ شہنشاہِ عرب
زندگی کر دیں گے ہم ناموس احمد پر نشان
ہم کہ ہیں زندہ بہ فیضانِ شہنشاہِ عرب



جہوں کی ہولی بارش، از ر نظر آئے

نجب مسجد نبوی کے مسینہ نظر آئے
خار رہ طیبہ گر پنچہ جائیں تشویر میں

دیرانہ دل پست گلزارِ نظر آئے
و بکرتوں، شہان ہوں، فاروق ہوں نہید ہیں

آفت، ک محبت سے سرشار نظر آئے
جو قوں ہے آقا کا، فرس وہ خدا کا ہے

قرآن میں بھی نظروں کو سرکارِ نظر آئے
سرکار کے قدموں میں جانے، کہو اس سے

جو شخص گرفتارِ آراءِ ظلمات
گہنائے عقیدت سے پھر ہم بھی بھریں دامن

طیبہ کا اگر ہم کو گلزارِ نظر آئے
رحمت میں محمدؐ کی محمود یہ عالم ہو

گفتار دکھائی دے، کردارِ نظر آئے





متابع دین و دانش ہو گئی گم یاروں اللہ
 ترختم یاروں اللہ ، ترختم یاروں اللہ
 جو خادم دین حق کے ہیں ، مدد فرمائیے اُن کی
 کہ بے دینی سے پناہ ہے تصادم یاروں اللہ
 مثالِ مامِ تاباں ہے جہاں میں آپ کی ہستی
 معانی آپ کے ہیں مثلِ انجم یاروں اللہ
 مرے احساسِ مُردہ پر بہارِ زندگی آئے
 بھی گر آپ فرما دیجیے "قم" یاروں اللہ
 مٹائے پر لگا دیجیے مرے ایمان کی کشتی کو
 کہ میں ہوں ادھ گناہوں کا تدمِ علم یاروں اللہ
 گرفتارِ بلا عسود پر گر چشمِ رحمت ہو
 تو اس کے لب پر آجائے بستم یاروں اللہ



تمہاری نعمت ہی میں ہوں مگن میں یاروں اللہ !
 فرشتوں کا ہوا ہوں ہم سخن میں یاروں اللہ !
 کرم کی اک نظرِ حجابِ زبوں پر ہو اگر میرے
 تو مجھوں آج سب رنج و سخن میں یاروں اللہ
 یہاں جس حال میں ، عشر میں جیسے بھی کھیں مجھ کو
 نہیں رکھتا مجالِ دمِ زدن میں یاروں اللہ !
 تمہارے جاں نثاروں اور غلاموں کی شنا بکھوں
 فقط رکھتا ہوں یہ دل میں لگن میں یاروں اللہ
 تمہاری مدح میں رہتا ہوں میں رطبِ انساں ہر دم
 کہ رکھتا ہوں یہی طرزِ سخن میں یاروں اللہ





زندگی میں صبح ہے یا شام ہے خیر الانام
میرے لب پر آپ ہی کا نام ہے خیر الانام
آپ کے فیض نظر سے دن گزرتے ہیں
آپ کا مجھ پر یہ خاص انعام ہے خیر الانام
خدمتِ انسانیت شام و سحر کرتے ہیں ہم
مرز جاں یہ آپ کا پیغام ہے خیر الانام
روز و شب جس میں پی کرتا ہوں میں صبا و عشق
آپ کی رحمت کا وہ اک جام ہے خیر الانام
آتشِ دوزخ کا کھٹکا مجھ کو ہر سکتا نہیں
آپ کی تعریف میرا کام ہے خیر الانام
مجھے محسوس ہو رہی اک نگاہ التفات
یہ بھی اک سہلہِ مستدام ہے خیر الانام



چراغِ راہ ہے کردارِ احمد مختار
خدا کی بات ہے گفتارِ احمد مختار
کو نہ ذکرِ خدا ذکرِ مصطفیٰ کے بغیر
کبھی جو جان لو اسرارِ احمد مختار
مجھے خطر نہیں دوزخ کا، روزِ عشر کا
کہ کر رہا ہوں میں تذکارِ احمد مختار
نہیں خدا کے پیغمبر ہی وہ، صیب بھی ہیں
خدا کا کھنر ہے انکارِ احمد مختار
مجھے ہو اپنے مقدر پہ ناز لے محمد
مے جو سایہ دیوارِ احمد مختار





مرکزِ حق یقین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 پیکرِ نورِ ثبوت ہیں سرورِ دنیا و دیں
 رحمتِ عالم ہیں سرورِ دنیا و دیں
 اور حتم المرسلین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 مالکِ غلبہ بریں ہیں سرورِ دنیا و دیں
 سبز گنبد کے مکین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 باعثِ تخلیقِ عالم ، صدرِ بزمِ کائنات
 عرش کے مسند نشین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 ہیں حبیبِ خاق ہر دو سرا میرے حضور
 صرف پیغمبر نہیں ہیں سرورِ دنیا و دیں
 آپ نے درسِ صداقت اہلِ عالم کر دیا
 صادق الوعد و میں ہیں سرورِ دنیا و دیں
 یہ زمین و آسمان اودہ کرسی و لوح و قلم
 آپ کے زیرِ نگین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 احترامِ سرورِ کونین میرا دین ہے
 عظمتِ دینِ متین ہیں سرورِ دنیا و دیں
 مجھ سے اے محمدؐ مذہبِ مل سکے گا اور کون
 کہ شفیع المذنبین ہیں سرورِ دنیا و دیں



قراڑِ عرش پہ جاری رہا حشرامِ رسول
 ”عدہ نگاہ سے ہے ماوراءِ مقامِ رسول“
 جناب میں جشن ہے میلادِ پاک کا برپا
 ہے سلسبیل پہ گردش میں آج جامِ رسول
 وہ بن کے آتے جہانوں کے واسطے رحمت
 ہر اک مقام پہ جاری ہے فیضِ عامِ رسول
 خدا کا اس پہ تعلق کماں ، کرم کیسا
 نہیں ہے قلب میں جس کے بھی احترامِ رسول
 رہا ہے اہلِ نجات کا مقتدا وہ شخص
 رہے ہیں جس کی نگاہوں میں وحی و شامِ رسول
 نہ ہے یہ شبِ بنِ نغم ، یہ گفتگوئے نبی
 کلامِ حق بق کو نہیں ہے کلامِ رسول
 اسی لیے تھا وہ دربانِ بارگاہِ نبی
 نگاہِ روحِ امیں میں بھی ہے مقامِ رسول
 زمیں پہ کرتے تھے برکاتِ آپ کی تصدیق
 حرمِ قدس میں خالق تھا ہم کلامِ رسول
 نہ مجھ کو نہ خواہشِ جنتِ اندیمہ و زر کی ہوس
 یہ افتخارِ بہت ہے کہ ہوں غلامِ رسول





رسول خدا کا حضور اللہ اللہ
 نہ ہے نطفہ رب غفور اللہ اللہ
 بسا ہے مرے دل میں اُن کا تصور
 مری شانِ منکر و شعور اللہ اللہ
 بی غلت کہنہ و باطل جاں سے
 جو چمکا محمد کا نور اللہ اللہ
 خدا بھی شاخاں ہے قرآن میں جن کا
 بُرں مدح 'ن' کے حضور اللہ اللہ
 مرے مصطفیٰ ہی کے زیرِ نگیں ہیں
 دو عالم کے سائے امور اللہ اللہ
 میں کرتا رہوں گا بغضِ محبت
 شب و روز مدح حضور اللہ اللہ
 ہے محمود نعتِ محمد سے حاصل
 مرے دل کو کیفیتِ سرور۔ اللہ اللہ



ماریسوں میں آس کے آئے پیام بر
 لاریب ہر مرض کے ہیں سرکار چارہ گر
 اُن کے لبوں کو چومتے ہیں قدسیانِ عرش
 روئے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چوم کر
 اُن کے حضور جس نے جھکایا سر نیاز
 اس شخص کے حضور جھکے ہیں ہمارے سر
 اس شہر کی طرف ہے رواں تر سن خیال
 روشن ہے مثلِ کاشاں جس کی رہ گزر
 دل میں سکوں ہے آپ کے ذکرِ جلیل سے
 جُدا جمالِ مرغ سے ہے آئینہ نظر
 بتلائیے کہ آج اے نباضِ کائنات:
 پیغام حق کو بھولتا جاتا ہے کیوں بشر
 پھیل ہوئی ہے ظلم و جہالت کی تیسرگی
 چھائے ہوئے ہیں فسق و ضلالت جہان پر





کہنے کو بارگاہِ رسالت کے جاں نثار
 نا آشنائے امر، نہی سے ہیں بے خبر
 اس دورِ گمراہی میں دفا کا ہے انحطاط
 ہے جلبِ منفعت ہی فقط مطمح نظر
 اپنائیں ہم بھی بوذرِ دشمنان کا چلن
 ترفیق دے خدا لئے دو عالم ہمیں، اگر
 محمود مدح خرابِ رسولِ کریم ہے
 نعتِ نعتِ پاک ہیں بس کی زبان پر



کلامِ پاک ہے معیارِ گفتگوئے رسول
 خدا کا کفر ہے انکارِ گفتگوئے رسول

وہی ہوئے ہیں زمانے میں صاحبِ کردار
 کھلے ہیں جن پہ بھی اسرارِ گفتگوئے رسول
 کھلے ہیں جس میں نجات کے پھول بہ جاب
 وہی ہے گلشنِ بے خارِ گفتگوئے رسول
 جو دل کی سنگھ سے قرآنِ پاک دیکھو گے
 میں گے، اس میں بھی آثارِ گفتگوئے رسول
 گھرے تھے کفر و ضلالت میں جو عربِ اُن پر
 ضیاءِ ننگن ہوئے انوارِ گفتگوئے رسول
 ہر اک زمانے کو بخشے گا نیکیتیں محمود
 بہارِ نزا ہے چمنِ زارِ گفتگوئے رسول





جس شخص نے تھا ما دامانِ فرمانِ محمد صلی علی
 دنیا میں فقط وہ پہچانے ہے شانِ محمد صلی علی
 جہنمی کی طرح کرا یقانِ برہانِ محمد صلی علی
 قرنی کی طرح ہر قربانِ دندانِ محمد صلی علی
 اُس شخص نے خالق کی بستی کو جان لیا ' پہچان لیا
 ہو جس کو میسر عرفانِ فرمانِ محمد صلی علی
 لاریب جلیبِ خالق کی بعثت بھی خدا کا احسان ہے
 ہوتی ہے جہاں پر یارانِ احسانِ محمد صلی علی
 ہو جائے گا درماں ہر دکھ کا ' مل جائے گا چشمہ آبِ حیات
 ہاتھ آیا ہے میرے دامانِ فیضانِ محمد صلی علی
 داتا کے کرم سے اور خواجه کے فیض کرامت کے باعث
 بکھتا ہی گیا ہے بستانِ عرفانِ محمد صلی علی
 ہیں میرے لبوں پر شام و سحر نفاتِ شائے احمد کے
 محمود ہے مجھ پر فیضانِ حسانِ محمد صلی علی



ہوں صدقِ دل فدائے رحمتِ للعالمین
 ہے مسلم محوِ ثنائے رحمتِ للعالمین
 نور حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
 جب یہاں تشریف لائے رحمتِ للعالمین
 آپ کے در سے ہے ساری نسلِ آدم فیضِ باریا
 مرجا لطف و عطا ئے رحمتِ للعالمین
 تھی تمہاری مغفرت کے واسطے اے مہمیز
 قرب حق میں بھی دُعا ئے رحمتِ للعالمین
 سجدہ سر سے تو مانع ہیں شریعت کے اصل
 سجدہ دل ہے برا ئے رحمتِ للعالمین
 اپنی غمشِ بختی پہ ہے مجھ کو بجا تاز و غرور
 میں بھی ہوں ادنیٰ گدائے رحمتِ للعالمین
 حشر کے دن دیکھ کر مجھ کو پکار اٹھیں گے سب
 آگے مدحت سراسرے رحمتِ للعالمین





مرا یہ قول ہے اصدق سے صدق یا رسول اللہ
 ہو تم اللہ کے محبوب برحق یا رسول اللہ
 خدا نے خود یہ مندرمایا ہے لَوْلَاکَ لَمَّا کَہْ کَر
 تمہارے دم قدم سے ہے یہ رونق یا رسول اللہ
 ہوا خورشید واپس آپ کے، دنیٰ اٹائے سے
 کیا انگلی سے مر کر آپ نے شق یا رسول اللہ
 نہ جب تک آپ تک پہنچوں، مسلمان ہو نہیں سکتا
 کیے جاؤں میں بے شک و درہم برحق یا رسول اللہ
 سہارا دو، روہستی ہے پڑ بیچ اور پڑ آفت
 ہے دنیا ایک مہولے لق و دق یا رسول اللہ
 مرے آقا! میں کیسے آپ کے دربار تک پہنچوں
 ہے حائل راہ میں عصیاں کی خندق یا رسول اللہ
 کے محسوس نے بے ساختہ یہ شعر الفت میں
 اگرچہ قافیہ ہے سخت مُفَنَّق یا رسول اللہ



کہا کرتا ہوں میں جہنمت ہر دم اے شر عالم
 ہے تجھ پر خدا بھی اس میں دُغم لے شر عالم
 ہیں میرے آپ ہی غم خوار و ہدم سے شر عالم
 ڈرا سکتا نہیں مجھ کو جہنم لے شر عالم
 اندھیرے پھار ہے ہیں مصیبت کے گرچہ دنیا میں
 مگر ہیں آپ کے مدحت سرا ہم لے شر عالم
 نہ ہر جہستہ فید اُن سے وہ ہے بد بخت و ناکارہ
 نہیں ہیں آپ کے الطاف ترکم لے شر عالم
 مجھے اک بار اپنا مسکن پُر نور دکھا دیں
 تنہائے دل مضطر ہے برہم لے شر عالم
 بلا شک سر بلندی ہو ہمیں حاصل زمانے میں
 اگر ہو اتھاو اور اُنس باہم لے شر عالم
 تمہاری یاد التمس باعث تسکین خاطر ہے
 تمہارا ذکر و دل لب ہے پیہم لے شر عالم





وہ کون ہے کہ حسن سراپا کہیں جسے
بے چہرگی دھس کا چہرہ کہیں جسے

وہ کون ہے جہاں میں سوائے شبِ عرب
حُسنِ صفات و ذات میں یکتا کہیں جسے
وہ کون ہے کہ جس کو عذو بھی عزیز تھے
وہ کون ہے کہ غیر بھی اپنا کہیں جسے

ہے کون رُوحِ کُن فیکوں آپ کے سوا
ہے کون 'دو جہاں کا خدا' کہیں جسے
سرکار کے غلام سے کیا اس کو واسطہ
وہ شے، کشت کشِ غم دنیا کہیں جسے

منزلِ وہی ہے، جس کا پتا آپ نے دیا
سرکار نے دکھا دیا، جادہ کہیں جسے
دل کی زباں میں مدحِ سرکار ہو بیاں
اربابِ نقد و فن بھی سلیقہ کہیں جسے



فرز آئی کو چھوڑ دیں، ترکِ جنوں کریں
آؤ، درِ حضور سے حاصل سکون کریں

ذکرِ آپ کا جو آئے، پڑھیں سب دُعا پاک
نامِ حضور شُن کے سروں کو نگوں کریں

جن پر ہے تاجدارِ مدینہ کا التفات
کیا ان کو فکر، یوں نہ کریں ادویوں کریں

دل کو اگر مصائب و آلام ہوں محیط
ذکرِ رسولِ پاک سے حاصل سکون کریں

طیبہ پہنچ کے 'روضے کی جالی' کے سامنے
خاہر ہم اپنے دل کا غم اندروں کریں

محمودِ ہرالم سے محنتِ نجات دیں
گر اُن سے ہم گزارشِ حالِ زبوں کریں





شاہ کون و زمین مرے آفت
سپ کے دم قدم سے قائم ہے
رہے کون و مکاں مرے مولا
عرش پر جہلہ گر مرے سرور
جسم فرمایئے کہ دور جدید
اب ہے خورشید تیرگی کا ایس
بن گئے امتداد وقت کے ساتھ
زر کے لات و منات پوجتے ہیں
ہر بُرائی سے ربط ہم کو ہے
کون ناموس مصطفیٰ کا ایس
ہم نے کتنے ہی جان جو کھوں سے ق
بے خبر اس کی سالمیت سے آج
آپ کی ایک نظر کا طالب ہے
میرا عجز سخن مرے آقا



میں آنے کو تو پہنچا شرفِ خدائی کی سرحد میں
سمندر کی سی گہرائی ہے تذکارِ محسن میں
مرے آقا کی ہستی سے کمالِ حق ہریدہ ہے
جہانِ انس و اطفال و مردت اس پیدا ہے
وہ ذات پاک جس کا دو جہاں میں فیض ہے جاری
حقیقت ڈرے ڈرے میں ہے جس کی جاری ساری
غریبوں کی لڑائیوں کی اعانت جس کا شہدہ ہے
وہ ہستی، مجھ سا تیسرہ دل بھی جس کا نام میرا ہے
وہ ہستی جس سے قائم ہے مردت بھی، اخوت بھی
جو سرگرمِ عمل رہتی تھی اور محوِ عبادت بھی
وہ جس کا فرش سے عرش بریں تک نام چلتا ہے
اُسی کا نام لیئے ہیں تو اپن کا م چلتا ہے





عدیل اس کا زمانے بھر میں ہو سکتا نہیں کوئی
 بحر اس کے نہیں ہے رعد سے لیں کوئی
 مدد پر سارے انسانوں کے رہتا تھا کمر بستہ
 وہ جس کے دم سے ہر نیکی نے پایا ہے یہاں رستہ
 جانِ عدل و احسان کا رہی بانی مہربانی ہے
 کلام اللہ کی تفسیر جس کی زندگانی ہے
 فرازِ عرش اُس ہستی کی خاکِ پا سے روشن ہے
 زمیں پر بھی اُسی کے دم قدم سے رنگِ گلشن ہے
 ہے خورشید و مہ و انجم پر جس کے نور کا پرتو
 ہر گمراہ کو اس کی رہ گزاری شوق کا رہرو
 وہ ہستی جو خدائے پاک کی محبوب ہستی ہے
 وہ جس کے ذکر سے غالی نہ ویرانہ نہ بستی ہے
 مرے پیرا بن الف ظمیں وہ آ نہیں سکتی
 خد حامد ہو جس ہستی کا ہر محمود جو بستی
 پر ہے عمل میں اپنے جو غفلت نہ پر چھپے
 محمود ہیں دیار حبیبِ خدا سے دور
 ہم سے ہماری شومنی قسمت نہ پر چھپے

عشق نبی کی کیا ہے نہایت نہ پر چھپے
 میرے خیالِ دُشکر کی غفلت نہ پر چھپے
 نعتِ حضورِ شہتِ ربِّ کریم ہے
 اس ذکر میں ہے کتنی عبادت نہ پر چھپے
 ہم مدحِ مصطفیٰ کو سمجھتے ہیں زندگی
 حاصل ہوتی ہے کیسے یہ محبت نہ پر چھپے
 گنجِ گراں بنا ہے محبتِ حضور کی
 حندِ ام بارگاہ کی ثروت نہ پر چھپے
 حلقہ بگوش صاحبِ خلقِ عظیم ہیں
 لیکن ہمارے نقص کی حالت نہ پر چھپے
 جب سے نہیں ہے آپ کے ارشاد پر عمل
 کس حال میں ہے آپ کی امت نہ پر چھپے
 گو ہے بوں پر سیرتِ اقدس کی گنگو
 لیکن دلوں میں ہے جو کثافت نہ پر چھپے
 محبوبِ پاک ہے محبت کا اَدعا
 پر ہے عمل میں اپنے جو غفلت نہ پر چھپے





تھارے میرے، سبھی کے حضور کی سیرت
 ہماری جان ہے پیارے حضور کی سیرت
 خدا کی ذات کو پہچاننا ہے ناممکن
 نظر میں جب نہ ہو پہلے حضور کی سیرت
 ہے خلق و عدل و مروت کا باغ ہی ایسا
 مدام جس جگہ مسکے حضور کی سیرت
 جہاں کو کفر و ضلالت کے گھپ اندھیروں سے
 نکال لائی ہے کب سے حضور کی سیرت
 انہی پچل کے حیات سب دوام پاؤ گے
 دکھا گئی ہے جو رستے حضور کی سیرت
 نشیب فرش کو بخشنے غرور و رعنائی
 فراز عرش کو روندے حضور کی سیرت
 رو غلص کے جتنے ہیں راہرواں کو
 چراغ راہ ہے میرے حضور کی سیرت
 خدا کے عشق کی، اسلام سے محبت کی
 دلوں میں جوت جگائے حضور کی سیرت
 وہی خدا کو ہے محمود ہر طرح محبوب
 کہ جس کی روح میں اترے حضور کی سیرت



سر تکھڑ پر رکھیں قدسی نہ آقا کے قدم کیونکر
 مقام عرش سے ارفع نہ ہو خاکِ حرم کیونکر
 اگر سرکارِ رحمت کی نظر ہم پر نہ سنا رہیں
 رہے گا ہم سیہ کاروں کا دنیا میں بھرم کیونکر
 دل اپنا تابع فرمانِ حنابلق دو عالم ہے
 سر اپنا ذکرِ فخرِ انبیا، پر ہو نہ حشم کیونکر
 تھر بھر سخن سے نعت کے چن چن کے رستے ہیں
 نشاط و کیف کی مروجوں میں ہر نہیں نہ ہم کیونکر
 زل سے تا، بد سرکار کی فرماں رونی ہے
 نہ ہوں پھر رحمتہ للعالمین شاہِ اُمم کیونکر
 قسم اس چیز کی کھاتے ہیں جو ہر شے سے پیاری
 تو پھر خالق نہ کھاتا آپ کی جاں کی قسم کیونکر
 نہ ہوتی شامل حال اُن کے گر توفیقِ ربانی
 تو ہوتا نعت گوئی شیعہ اہلِ بیت کیونکر
 نہ اپنائیں گے جب تک ہم شہِ کونین کی سیرت
 رہیں گے جادۂ اسدِ پر ثبات قدم کیونکر
 جو ہوں محمودِ خوشش بختی سے ہم درِ کوزہ گراؤں کے
 تو پھر اپنے مقدر میں ہوں یہ منج دالم کیونکر





آپ ہیں مجھ کو ہر اک چیز سے پیارے آقا
آپ کا عشق معتد رکھتا رہے

ہے خدا مالک و مختار، وہ اس کے محبوب
یوں ہوئے مالک و مختار ہمارے آقا
آپ کے نقش کعبہ پائے ہوئے ہیں روشن
یہ چمکتے مرد و خورشید، یہ تارے آقا

یہ نہ ہوتا تو یہاں کے، نہ وہاں کے رہتے
ہم پہ الطاف و کرم آتے ہیں یا اے آقا
جس کی تحسید کی تبلیغ زمانے کو کرے
زندگی اس کی عبادت میں گزارے آقا

مے کے اغت کا، اخوت کا، مرقم کا
نوح انسان کے معتد رکھتا رہے آقا

مصطفیٰ سرور کونین، حبیب خاتون

مصطفیٰ، شاہ و ام، میرے تھارے آقا

آپ کی خاک کعبہ پا پھنچا اور ہوں اگر
ختم ہو جائیں یہ دکھ درد ہمارے، آقا



سلام اس پر، خدا نے دو جہاں ہے جس کا شیلانی
ملائک آستان پر جس کے کرتے ہیں جبین مانی

سلام اس پر، ہمیں بخشا شعور زندگی جس نے
سلام اس پر کہ جس نے خلق کو توحید رکھائی

سلام اس پر کہ جو محبوب حقائق دو عالم ہے
سلام اس پر، اطاعت جس کی حق نے فرض فرمائی

سلام اس پر کہ جس پر یوسف کنگاں بھی قرین ہیں
سلام اس پر، جو ہے تعبیر رویائے زبانی

سلام اس پر، جو نقاش ازل کا نقش اول ہے
دلوں پر مرقم ہے جس کا نقش حن و زیبائی

بھی ہے دھوم، دنیا میں نبی تشریف لاتے ہیں
خوشی سے خیر مقدم کو جہاں نے گرد پھیلائی

بتن جس نے زمانے کو دیا مرد اخوت کا
وہ جس کی ذات بن کر رحمتہ للعالمین آئی

ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا
کہ تھی منظور حق کو آپ کی اعزاز فرمائی

شاخوں خالق کون و مکاں ہے جس کا قرین ہیں
کرے محمود اس کی مدح میں کیا حرف آرائی





نعت میرے لب پہ ہر دم آپ کی ہے یا نبی
 اس سے میرے قلب میں اک روشنی ہے یا نبی
 آپ کی اُمت زمانے میں ہوئی خوار و ذلیل
 حالتِ زار اس کی اب ناگفتنی ہے یا نبی
 جو حقیقت آپ کے ارشاد میں ہے بلوہ گر
 بات قرآنِ مُبیں میں بھی وہی ہے یا نبی
 آپ کی اُلفت میں ہے سرمایہ عیشِ دِوام
 اس جہاں کی ہر مُسرت عارضی ہے یا نبی
 کیا بتاؤں میں ہوائے غلہ کا ذوقِ نعت
 گنبدِ خضد کو وہ بھی چومتی ہے یا نبی
 اس زمیں سے آسمان تک جس طرف ڈالی نظر
 آپ کے نزار کی حبسِ گری ہے یا نبی
 ہے مری حاجت روا چشمِ عنایت آپ کی
 آبِ کوثر چاہتا ہوں تشنگی ہے یا نبی
 ہر مری قسمت میں بھی ارضِ مقدس کا سفر
 بس یہی اک آرزو دل میں بسی ہے یا نبی
 ہے شناخواں آپ کا جس کا بھی دل بیدار ہے
 ہاں اسی دُمرے میں اک محمود بھی ہے یا نبی



لہ کے محبوب ہو یا ایتھا المزلزل
 یا ایتھا المزلزل یا ایتھا المزلزل
 اپنی زباں پر کیوں نہ ہو یا ایتھا المزلزل
 کہتا ہے خالقِ دوستو یا ایتھا المزلزل
 قرآن کے الفاظ کو دہراؤ تم بھی مومنو
 سرکارِ کرم بھی کہو یا ایتھا المزلزل
 ذکرِ رسولِ پاک میں ہے ترزاںِ خالقِ ترا
 کہتا ہے وہ محبوب کر یا ایتھا المزلزل
 اللہ کی سنت پہ ہے خدامِ احمد کامل
 کہتے ہیں سائے نعت گو یا ایتھا المزلزل
 لطافت سے اکرام سے آقا مکرر آگئے
 دی ہم نے اک آوازِ جر یا ایتھا المزلزل
 نعرہ ہوا ہے عزِ جاں بس یا رسول اللہ
 دل میں لیا میں نے سہوا یا ایتھا المزلزل
 سرکارِ کرم اس شخص پر ہو جائے گی
 جو سانس میں لے گا پردہ یا ایتھا المزلزل
 تا حشرِ ربیب اللہ اس سرکار کی تعریف ہیں
 محمود کو تو نسیق دیا یا ایتھا المزلزل





محبوب کسبِ یاد کا ، حبیبِ الہ کا
 ہے ذکر میرے لب پہ رسالتِ پناہ کا
 مانا حشر اکو ہم نے تو شط سے آپ کے
 مفہوم کیا ہے کس کے سوا لا الہ کا
 صراشتیں بھی صاحبِ جاہ و حشم ہوتے
 یہ سنیں ہے رسولِ خدا کی نگاہ کا
 محبوب پاکِ حق کون دم کا ذکر
 میرے لیے وظیفہ ہے شام و پگاہ کا
 ذاتِ رسولِ پاک کے فیضان سے مرا
 رشتہ ہے سر زمینِ مدینہ سے پدہ کا
 جس بارگاہِ خاص کا درباں ہے جبریلؑ
 محمود بھی غلام ہے اس بارگاہ کا



تمہی پہ داری ہم نے ہر اک خوشی اپنی
 الگ ہے سارے زمانے سے دل لگی اپنی
 تمہارا ذکر ، تمہارا خیال سب کچھ ہے
 تمہاری یاد سے مسرور ہے غامشی اپنی
 ملا ہے درسِ محمدؐ سے "فقہِ فخری" کا
 کمالِ شرف میں مغرب ہے تیسری اپنی
 ہماری سمت بھی اسے رحمتِ خدا کیجے
 ہنگامِ لطف و غایت کبھی کبھی اپنی
 اگرچہ دین سے دُوری شمار ہے کس کا
 حضورؐ اچھر بھی یہ اُمت ہے آپ کی اپنی
 خیالِ دُوری طیبہ سے لے شہِ دلا
 یہ دل تپاں ہے تر آنکھیں ہیں شبنم اپنی
 فقط منقبِ احمدؑ ، فقط ثنائے رسول
 سی پہ ختم ہے محمود شاعری اپنی





خدا تک ہے رسائی کا ارادہ اسے مرے آقا
میں ہوں در پر تھارے ایتادہ لے مرے آقا
تری رحمت نے ڈھانپا ہے ہماری سب خطاؤں کو
سہارا فن بخت ورنہ بے لبادہ لے مرے آقا
بلا خوف و خطر جاؤں اگر اذن حضوری ہو
بدینہ ہے مجھے جنت کا جادہ لے مرے آقا
کرم کی اک نظر مجھ پر بھی ہو ' اسے ساقی کوثر
ہماری سمت بھی اک مرج بادہ لے مرے آقا
خداوند تعالیٰ کا دُعا منظور نظر ہو گا ،
کرے گا آپ سے جو استفادہ لے مرے آقا
مجھے تر آپ کی ذلت گرامی سے محبت ہے
کے جاتا ہوں نعتیں بے ارادہ لے مرے آقا
ہوئی است یہ من حیث انکاح عت آج ہم سب کی
عمل کم اور باتیں ہیں زیادہ لے مرے آقا
قیامت میں ساروں کا دامان شفاعت کا
بہر صورت ہے یہ میرا ارادہ لے مرے آقا
پکاروں یا حبیب کسبیا ، یا مصطفیٰ کہہ کر
یکے جٹاؤں اسی کا میں اعادہ لے مرے آقا
لکھی ہیں صفۃ شہدائے پر محمد نے نعتیں
ورق اعمال کا لیکن ہے سادہ لے مرے آقا



آپ ہیں محبوب رب ذوالمنن شاہِ زمن
غمم کہہ دیجئے مرے رنج و محن شاہِ زمن
اپنی جاں فدا کر دوں آپ کے ناموس پر
ہے یہی میری تڑپ ، میری لگن شاہِ زمن
آپ کے دامن نے دی ہے ہم کو دنیا میں پناہ
حشر میں بھی ہو یہی سائے لگن شاہِ زمن
قبر میں اور پل پر میری دستگیری کیجئے
مرے اپنے لیے ہیں یہ تکھن شاہِ زمن
خود جو تردید دیں گے واسطے کوثر ہوا
کیا اسے اندیشہ دار و رسن شاہِ زمن
رضد طر پہ مجھ کو بھی بدل سیجے کبھی ،
قبیلۂ قصب و نظر ، محبوب من ، شاہِ زمن
عصہ عشر ہو یا رضد سما کی دستیں
آپ کا بھر کرم ہے موزن شاہِ زمن
جب سے ذوق شاعری عمود کو حاصل ہوا
آپ کی مدحت ہے موضوع سخن شاہِ زمن





مطہق ہوں گودوں میں، مضطرب لگوں لیکن
 میں اگرچہ ہوں خامی، آپکا تو ہوں لیکن
 تیغ سے نہ پھیلایا دین کو شہر دیں نے
 چل گیا زمانے پر خنق کا فسوں لیکن
 اتباع سنت سے ہیں اگرچہ عاری قسم
 نعت ہم سے کہلاتے سوز اندوں لیکن
 آساں پہ اُن کے میں ایک دن پہنچ جاتا
 اڑے اگیا اپنا بخت واڑگوں لیکن
 گرچہ روسیہ ہوں میں، اگرچہ پڑ خطا ہوں میں
 مصطفیٰ سے اُلفت کی راہ پر چوں لیکن
 ہو رسائی طیبہ تک نعت گوئی کے صدقے
 غلہ اس کے بدلے میں نہیں کبھی نہ لوں لیکن
 محبت محمد میں ہے رشید فرزانہ
 اس کو لوگ کہتے ہیں صاحب جنوں لیکن



یہ بات مختصر ہے مگر محققہ نہیں
 ذکر اُن کا کب نہیں کہ مری چشم تر نہیں
 قلب عزیز ہمارا حسرت ہے، مگر نہیں
 سلطان کائنات سے اُلفت اگر نہیں
 جو چہ وہ سب زخمت ہیں، بیسکس نواز ہیں
 کیا ان کو میرے حال کی کوئی خبر نہیں
 جو کر سکو تو ذکر مُحَمَّد کیا کرو
 مدح و ثنائے جن نگاراں بُہر نہیں
 جاتی نہیں جو منز عشق نبی کی سمت
 اس راہ پر چلیں گے کبھی بھول کر نہیں
 جو آپ کا غلام نہ ہو، اس کا ذکر کیا
 جو محترم حضور نہیں، معتبر نہیں
 نعت حبیبِ حق کو نہیں کے خیل
 محسود پڑ خطا کو ہستم کا ڈر نہیں





کرم کی ایک نظر مجھ پر حشر ادا یا رسول اللہ
 جہاں میں آپ ہیں میرا سہارا یا رسول اللہ
 نجات آپ کی خاطر ہوتی تخلیق عالم میں
 دو عالم کو نجات سے سنوارا یا رسول اللہ
 ہر اک شکل مری آساں ہوئی ہے آپ کے صدقے
 کر میں نے آپ کو ہر دم پکارا یا رسول اللہ
 مری فرد عمل جیسی بھی ہے جنت میں جاؤں گا
 ذرا فرمائیے گا جب اشارا یا رسول اللہ
 کرم فرما ہوا ماہ تلطف آپ کا جس دم
 چمک اٹھا امت کا ستارا یا رسول اللہ
 زمانے میں کوئی قابل نہ تھا اس نعمت حق کے
 خدا نے آپ پر قرآن اتارا یا رسول اللہ
 خدا بھی ہے رحیم اور آپ بھی ہیں رحمت عالم
 ہے نازک تر بہت یہ استعارا یا رسول اللہ
 ہوئی ہے باعث تخلیق عالم آپ کی خلقت
 ہے ہر شو آپ کا حسن آشکارا یا رسول اللہ
 گدائے کرتے طیبہ کے مقابل ہر نہیں سکتا
 وہ کیخسرو ہر یا جمشید و دارا یا رسول اللہ



دوسرے کار پر ہوں سر خمیدہ یا رسول اللہ
 تری تعظیم ہے میرا عقیدہ یا رسول اللہ
 ہو یا جب نہ تھا نور مبارک تیرے دنیا میں
 سے وحدت تو تھی پر ناکشیدہ یا رسول اللہ
 مجھے بھی اپنے شہر پاک میں اب جد بڑا
 سے فرقت کا ہوں لذت چشیدہ یا رسول اللہ
 نگاہ لطف مجھ پر بھی پڑے اے رحمت مہم
 میں قلب و روح میرے بھی قیدہ یا رسول اللہ
 مدد اے سرور عالم کہ مشکل میں ہے جاں میری
 کرم مجھ پر کہ ہوں آفت رسیدہ یا رسول اللہ
 بولے مجھ کو بھی حاصل شرف تیری غلامی کا
 اسی نسبت سے ہوں میں سرکشیدہ یا رسول اللہ
 جو ہنگام آرزوئے طیبہ و کعبہ میں آنکھوں سے
 مری دولت ہے وہ اشک چکیدہ یا رسول اللہ
 ریاض حسند میں محمود کو پھسار یا ربانی ہو
 دیں کی ہے وہ اک شاخ بریدہ یا رسول اللہ



کرم بن گئی ہے اعطاف ہو گئی ہے
نگاہِ نبی آسرا ہو گئی ہے
غمِ عشقِ سلطانِ کون دکان سے
طبیعتِ مری آشنا ہو گئی ہے
دیباہِ رسولِ خدا تک پہنچنے
یہ حسرتِ مرا مدعا ہو گئی ہے
ہر اک چیز از فرش تا عرشِ اعظم
محکم کی محنتِ سر ہو گئی ہے
زمانہ ہم را ادب کر رہا ہے
نظرِ آپ کی ہم پر کیا ہو گئی ہے
دیباہِ نبی سے کی گلی کو تر دیکھو
حقیقت کی رہ کا پتا ہو گئی ہے
شہِ گل کو جب بھی کسی نے ستایا
زباں ان کی وقفِ دعا ہو گئی ہے
لبوں پر جو نبی نام آیا نبی سے کا
مری روحِ نغمہ سرا ہو گئی ہے
پڑھی جب بھی محمودِ نعتِ محمد
یہ دنیایِ مری ہم نوا ہو گئی ہے



مقام پایا ہے عرشِ اعلیٰ نے میرے سرکار کے قدم سے
وقارِ انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر کے دم سے
ہر اس کیسا بروہِ محشر غلامِ شکر کا رد و جہاں کو
کہ جو ہوا ہے غلام ان کا ہوا ہے آزادِ غم سے
ہم اپنے آقا کے فیض سے اب بھی نام لیا ہیں دینِ حق کے
اگرچہ تفریبِ نوریہ کہتی ہے، شہدِ بسترِ نبینِ سب سے
جہاں کے ذی فہم ملتے ہیں نبی کو، انسانیت کا محسن
طا ہے درسِ حیات سب کو تجارے آقا کے دم سے
رہِ محبت کے راہِ روتے، رہِ محبت کے راہِ رو ہیں
بکھی ڈرے ہیں نہ ہم ڈریں گے رہِ محبت کے بیچِ دغم سے
زباں کو یا رائے نعت گوئی کہاں کہ یہ کام ہے خدا کا
قلم کی کھاں قسمِ خدا نے سو کام لیتا ہوں میں قسم سے





کون و مکاں کا حاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر بدحت کے قابل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ڈوب رہی ہو کشتی جس دم گرداب عصیان کے اندر
 ایسے میں ہیں ساحل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 حقائق حق اُن کا ہونے حق کے طالب حق کے محرم
 ہیں باطل باطل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تمیز بر خیر و شر میں تفریق بر نیک و بد میں
 کون ہے حد فاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 راہروں راہ حق کے آپ ہیں ہادی آپ ہیں سہر
 اہل صفا کی منزل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اُن کا اسوہ ان کی سیرت ہر مومن کے دل کی رت
 ہیں انسان کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 خود دشما بھی عطف و عطا بھی رحمت عالم کی ہے عطا
 ہم سائل ہیں باذل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 رزق محفل میں ہو بکثرت رزق و عثمان و حیدر
 اور ہیں مسد محض احمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تراہد ہوا عارف و عابد یا محسود سا عالمی کوئی
 سب کے مرشد کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم



مرے جرم بود و محشر تلیں گے میزان عدل پر جب
 تو اُن کا پڑا رہے گا ہلکا نگاہ سرکار ذو لکرم سے
 رسول سارے نہ کیوں کھڑے ہوں غما تھی میں ان کے پیچھے
 کہ وہ بھی سرکار کی بدولت وجود میں آئے تھے عدم سے
 خرچ لیتے تھے بادشاہوں سے بے نوا یان و شہر طیبہ
 خزف حریف گھر بنے تھے نگاہ عطف شہ انم سے
 زمانے بھر کی ہر ایک رفعت پامال اس کی تھکر دروں
 رہائی سرکار نے دلائی غلام کو فخر بیش و کم سے
 حضور روزِ شہد م کو نگاہ رحمت کریں عنایت
 و گرنہ محمود مانے جائیں گے سائے عصیان شعار ہم سے





آپ کی بات فخر موجودات
میری اوستات، فخر موجودات
مسند آرائے عرش اعلیٰ ہے،
آپ کی ذات فخر موجودات
جھک گئے ہیں حضور کے در پر
یہ سموات فخر موجودات
ایک دن خواب ہی کے چلن میں
ہر اوستات فخر موجودات
میں عیاں آپ کی نگاہوں پر
میرے حالات فخر موجودات
پنے محسوس ہے نہ پر بھی؛
ہوں عنایات فخر موجودات

مجھے گھیرے ہوئے ہیں درد و غم یا سرور عالم
نگاہ لطف و شفقت دکر م یا سرور عالم
کریں گے آپ کی نعتیں رستم یا سرور عالم
ہے اپنے ہاتھ میں جب تک قسم یا سرور عالم
خدا متعطی ہے اور ہیں آپ قاسم اس کی نعمت کے
ہمیں چرکیوں ہو فکر بیش دکم یا سرور عالم
کہیں گے نعت فردوس بریں کے لالہ زاروں میں
جو ہو گا ہم کو یہ موقع بہم یا سرور عالم
محبت آپ کی دین میں کی مشروط اول ہے
خداوند زمانہ کی قسم یا سرور عالم
محبت جاگزیں ہے آپ کی جس کے دل جاں میں
ہمیں دل سے وہی ہے محترم یا سرور عالم





نہیں ہے دشمن جاں کا بھی جو مدد ، تو ہے
 اگرچہ اشیع عالم ہے ، نرم خو تو ہے
 تار جس پہ ہے پروانہ ساں جہاں سارا
 وہ شمع نور خدا تر ، وہ خوش تر ہے
 مری زباں پہ نہ کیوں تیری نعت جاری ہو
 خداے پاک کا موضوع گفتگو تو ہے
 نصیب جاگ اٹھے اس کے ، تیری آمد سے
 جہاں تھا جس کے لیے محرابِ سجود تو ہے
 ترے بغیر ہر سمت ہر کا عیش لم تھا ،
 جو سب سے پہلے اٹھی ، وہ صدارت ہو تو ہے
 دنی کے قصر میں قوسین کا تقرب ہے
 خداے پاک سے یوں محبت گو تو ہے
 جو یہی جان کے دشمن تھے ، وہ بھی کہتے تھے
 امین تو ہے ، صداقت کی آبرو تو ہے
 جانِ عشق تصور سے ہے ترے آباد
 قلوب جس سے ہیں زندہ ، وہ آرزو تو ہے



وقفِ نعتِ سرورِ گل ہیں مرے ہنک و شعور
 مدحتِ خیر البشر ہے سنتِ رستِ غفور
 منہ حسن خدا ہے آپ کا نور و ظہور
 آپ کے ہاتھوں میں ہیں کونین کے جملہ امور
 خدا ہوں گے خدا کے لطف سے میرے نبی
 کر سکوں گا قزیم عصیاں ، کہ بے کھٹکے عبور
 آپ ہی آقا ، مدد فرمائیے تو آسکوں
 در نہ میں اک ماہی ہے آبِ ہرں طیب سے دور
 لے صبا ! مجھ کو مدینے میں اڑالے چل ذرا
 مجھ کو اُن کے روضۂ اقدس پہ چاہا ہے ضرور
 کس کی طاقت ہے ، کرے نعتِ محمد کا بیان
 وہ حبیبِ کبریا ہیں شافعِ یم النور





عمرِ فترت میں ہوا ہے شاہِ خاوری کی طرح
 محبنِ انسانیت کا آئینہ شب میں نمودار
 مکیسرِ ہر دقت رہتا مصطفیٰ سے سیکھ لہ
 ذوقِ ابلیسی و ہوسِ ہی رہا کسبِ دغور
 گلشنِ گیتی کا ہر ذرہ ہے اس سے مستغیر
 ہے فرداں روز و شب طیبہ میں شمعِ کوہِ طور
 اپنی خوش بختی پہ کیوں نازاں نہ ہوں بخود نہیں
 لکھ رہا ہوں جبکہ آقا کی ثنا میں یہ سطور



عنایت کی نظر ہو مجھ پہ ہر پل احمد مرسل
 ہوا ہوں دوریِ طیش سے بے گل احمد مرسل
 تمھارے انتہائی خاص کا یہ بھی کرشمہ ہے
 کہ جاتا ہوں نعتیں میں مسلسل احمد مرسل
 ہمیں کیا دھوپ عصیاں کی تپائے گی جلتے گی
 جو چھائے ہیں تری رحمت کے بادل احمد مرسل
 خدا کے واسطے مجھ کو بھی اب اذنِ حضور ہی ہو
 کہ دیکھوں آپ کے جلوے مکتل احمد مرسل
 جہاں سے کفر کی سب ظہمتیں کا فور ہو جائیں
 جلے سینوں میں گر ایماں کی مشعل احمد مرسل
 نہیں اخلاق کی اچھائیاں موجود کچھ قسم میں
 ہوا ہے ملکِ انسانوں کا جنگل احمد مرسل
 کروں میں سانا کب تک حوادث کے تھپیڑوں کا
 مرے بازو بھی اب تو ہو گئے شل احمد مرسل
 کوئی تم پر ہلاکت سے بچا سکتا نہیں ہم کو
 یہ دنیا بن چکی ہے ایک معتل احمد مرسل
 کہیں محمود دھنس جائے نہ سر سے پاؤں تک ہمیں
 ہے اس کے سامنے عصیاں کی دلدل احمد مرسل





تھارے ذکر سے تسکین دے ہے یا رسول اللہ
 تھارے ہجر میں جاں مضاعف ہے یا رسول اللہ
 بھی تک روضۂ اقدس پہ حاضر جو نہیں پایا
 یہی احساس مجھ کو جاں کس ہے یا رسول اللہ
 یہ میری شاعری اور یہ مرے فکار کا حاصل
 تمہاری نعت ہی پر مشتمل ہے یا رسول اللہ
 پہنچ کر گنبد خضرا پہ جاں درد دل کہہ دوں
 یہ اک خربش تو میری مستقل ہے یا رسول اللہ
 زیارت آپ کی سوگی حد میں جب تو اٹھے گی
 جدائی کی پڑی جو دس پہ سل ہے یا رسول اللہ
 اگر عسود ناز ہے تمہاری مدح خوانی پر
 گناہوں پر بھی اپنے منفع ہے یا رسول اللہ



مفتخروں نعت کے اہل دم سے یا مصطفیٰ
 ہے زباں شیریں تمہارے نام سے یا مصطفیٰ
 میرے جاں زریہ لطف و کرم کی ہر نطفہ
 ہوں پریشاں کثرت نام سے یا مصطفیٰ
 ہے تصور گنبد خضرا کا دل میں روز و شب
 ہم کو مطلب گردش باہم سے یا مصطفیٰ
 سلطنت شاہی کو بھی خاطر میں وہ لاتے نہیں
 جن کو الفت ہو گئی سہم سے یا مصطفیٰ
 یک دنیا آشنا ہے نعت گوئی کے طیف
 آپ کے کس شاعر گنم سے یا مصطفیٰ
 حشر میں عسود کی فردا عین دیکھے حیر
 عین دیکھے اس کو طغ نام سے یا مصطفیٰ





اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے
مجھے نبی کی محبت خدا نصیب کرے
اگر ہے ان کی محبت سے بے خودی میری
تو بے خودی کی محبت خدا نصیب کرے
کرے جو ہم کو معتمد رسول سے آگاہ
اس آگاہی کی محبت خدا نصیب کرے
خیاں غیر نہ ذکر حضور میں آئے
س ایک ہی کی محبت خدا نصیب کرے
شعار جس کا ثنائے رسول اکرم ہو
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے
حضور سادہ تھے، تم بھی دُعا کرو محمدؐ
کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے



مکمل حُبِ ذات ہے حسن و جمالِ مصطفیٰ
ہے معالِ حق تعالیٰ قیس و قالِ مصطفیٰ
رجبتِ نورشید شاہِ آپ کی عظمت ہے
اور ہے شقِ لعلِ شانِ کمالِ مصطفیٰ
وہ زمانے میں حیاتِ جاودانی پا گیا
جس کی قسمت میں ہے عشقِ لازوالِ مصطفیٰ
دشمنوں سے بھی محبت اور شفقت کا سونک
کس کو بھڑے گی یہ خورے بے مثالِ مصطفیٰ
وسعتِ ارض و سما میں جس طرف بھی کی نظر
موجِ شذن ہے قدمِ جود و زوالِ مصطفیٰ
عربھر کی تشنگی کو بھی سدا آجائے گا
مل گیا گر قطرۂ آبِ زلالِ مصطفیٰ
کاش ہر محمود پر بھی لطف و رحمت کی نظر
یہ بھی ہے اک شاعرِ شفیقہ عالِ مصطفیٰ





عموماً ہم وہ کہتے ہیں مقالے یا رسول اللہ
 جو ہم نے فسق کے سانچے میں ڈھالے یا رسول اللہ
 اندھیروں میں بھیکتی پھر رہی ہے آپ کی امت
 ہوتے اور جھیل نگاہوں سے اُبلے یا رسول اللہ
 گھرا ہے قزم کا ہر فرد گردابِ مصیبت میں
 کوئی ہم میں سے اب کس کو سنبھالے یا رسول اللہ
 متاعِ دنیوی کی جستجو میں کھو دیے ہم نے
 جو تھے ہاتھوں میں جنت کے قبائے یا رسول اللہ
 یہ تھے غامد و طارقؑ نے جو اپنی شجاعت سے
 وہ تمنے آج مسم نے بیچ ڈلے یا رسول اللہ
 بدل کر کینچلی اب سُرخ رنگت میں چہرے ظاہر
 ہمیں ڈستے ہیں بس صورت میں کالے یا رسول اللہ
 ہیں پرنے جن کے ہاتھوں میں ہمارے حیب و دامان
 ہم ان کے ہاتھ میں ہیں ہاتھ ڈالے یا رسول اللہ
 وہ اُمت جو علم بردار تھی حق و صداقت کی
 ہوئی اب کذب و غلطی کے حوالے یا رسول اللہ
 ہوتے ہیں آج ہم غور و زبوں سارے زمانے میں
 کچھ ایسے روگ ہم لوگوں نے پالے یا رسول اللہ
 سائے کس کو یہ محمودِ مودادِ ام اپنی
 دکھائے کس کو اپنے دل کے پھالے یا رسول اللہ



انعم اللہ علیہم

بیاض عقیدت

۱ ۳ ۹ ۶

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مرے غم خوار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 مجھے درکار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 حبیب کبریٰ کا عشق اصل دین و ایمان ہے
 مگر معیار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 جنہیں آقا سے الفت تھی، انہیں جن سے محبت تھی
 وہ چاروں یار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 گئے کعبہ سے حبیب تک تو جنت زیر پا دیگھی
 وہ خوش رفتار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 امر اک، دوشید اور ایک یارِ فارس ہے بن کا
 نبی کے یار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 رسول پاک کے ساتھی ہیں وہ دنیا و عقبیٰ میں
 دفت آثار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں
 نجات ان کی ہے محمود میرا جسد و یمانی
 مرے دلدار بوبکر و عمر، عثمان و حمید ہیں

تہات المؤمنین در آں و صحاب نبی
 چرخ عرف کے دہشتہ ستارے ہیں سبھی
 اوسیا و اصغیا سوں یا نقیبانِ کرام
 دہر کے نعمت کدے میں ن سے پھیلی روشنی

— سید محمد صبا



سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہے دلِ مسلم میں عظمتِ حضرت صدیق کی
فات ہے شایانِ رحمتِ حضرت صدیق کی
انیا کو چھوڑ کر، ہیں آپ سب کے رہنا
بعد احمد ہے فضیلتِ حضرت صدیق کی
سرورِ دو کون و خاقِ ہمکِ رسائی کے یہ
پڑیے ہم کو وساعتِ حضرت صدیق کی
آپ خیرِ اشدّاءِ علی، اکتفا کرتے
نرم تھی گرجہِ طبیعتِ حضرت صدیق کی
مذہبی کاذبِ نبوت کے ہوتے ہیں جس قدر
ان پر دیکھی سببِ شدتِ حضرت صدیق کی
قبر میں بھی آپ ساتھی ہیں رسولِ پاک کے
دیکھیے شانِ رفاقتِ حضرت صدیق کی
آپ میں طاعتِ گزرا بسرورِ کون و مکان
فرض ہے ہم پر اطاعتِ حضرت صدیق کی
تھے منصبِ بھی تو پہلے آپ ہی سرکار کے
اولیں گرجے خلافتِ حضرت صدیق کی
منقبت کہتا ہوں میں محمودِ ن کی صبح و شام
سب سے دس میں محبتِ حضرت صدیق کی

سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ

جہاں میں ہر طرف چرچا ہے فاروقِ معظم کا
انوکھا مرتبہ دیکھا ہے فاروقِ معظم کا
مُرادِ سرورِ ہر دو جہاں فاروقِ اعظم ہیں
زمانے سے عجب رتبہ ہے فاروقِ معظم کا
کیا تھا سنِ ہجری اور بیتِ المال کا اجرا
شعورِ آگہی یکتا ہے فاروقِ معظم کا
سیاست اور معیشت میں بھی اصلاحات فرمائی
طریقِ نقدِ ب اچھا ہے فاروقِ معظم کا
ہوتی تشریحِ مصطفیٰ ان کی خلافت میں
یہ خدمتِ دین کی حصہ ہے فاروقِ معظم کا
چھ نقشِ قدم پر آپ بھی صدیقِ کبیر کے
نہی کا راستہ، رستہ ہے فاروقِ معظم کا
نبی کی مدح میں اکثر عمر کا ذکر کرتا ہوں
ثرِ دل پر مرے اتنا ہے فاروقِ معظم کا
ابوبکر آپ کے ساتھی تھے، در عثمان و حیدر بھی
اور اُن کے درمیاں درجہ ہے فاروقِ معظم کا
میں کیوں محمودِ روز و شب نہ ان کی منقبت لکھوں
کہ میرے سر میں بھی سودا ہے فاروقِ معظم کا

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ماشوق محبوب رب العالمین عثمان ہیں
 رہنما و مقتدا اے اہل دیں عثمان ہیں
 محفل عاتق کے مندرشیں عثمان ہیں
 قدیم احسان کے درخشاں عثمان ہیں
 ہیں رسول پاک کے داماد ذوالنورین ہیں
 عزت و ناموس احمد کے ہیں عثمان ہیں
 آجدار کشور حسم و حیا ہیں بے گماں،
 دوستدار سرور دنیا و دیں عثمان ہیں
 اشتیاق سے کر دیا ان کو تہ و تاب میں شہیا
 جن کی ہے مغفویت غم آفریں عثمان ہیں
 ہاشمیں ہیں حضرت عثمان کے مولا
 اور بزرگ و عمر کے ہاشمیں عثمان ہیں
 نرم دل صدیق اکبر ہیں، جری فاروق ہیں
 پاک دل ہیں رضی اور شرم گیں عثمان ہیں
 عشق ذات کبریا ہے زندگی عثمان کی
 خاتم عشق محمد کے ہمیں عثمان ہیں
 کیوں مجھے غم گر دشمن آلام کا ٹھوڈ ہو
 درد کے ماروں کے غم غم رو معین عثمان ہیں

سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کبریا کے لطف کے حامل علی المرتضیٰ
 عشق احمد میں بھی ہیں کامل علی المرتضیٰ
 یوزاب رشت و فریاد خیں سرگمانے
 ہیں ہر اک تعریف کے قابل علی المرتضیٰ
 جو گرفتار بل ہیں قدیم عصیاں میں آج
 ہیں انہی کے واسطے سامل علی المرتضیٰ
 صاحب عرفان، باب شہر علم مصطفیٰ
 سب خصوصیات کے حامل علی المرتضیٰ
 مات دن، ان کی طبع ان کی شتا، ان کا خیال
 اپنا ماضی، حال، مستقبل علی المرتضیٰ
 سرور کونین کے بھائی بھی ہیں داد بھی
 اور رفیقوں میں بھی ہیں شامل علی المرتضیٰ
 ہے نشانِ جادہ حق آپ کا نقش قدم
 اور دین حق کی ہیں منزل علی المرتضیٰ
 روز و شب محو دک نظروں کو ہے ن کی تلاش
 ہیں ضیا بخش حریم دل علی المرتضیٰ

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

بہادر گمشدہ ایمان خدیجہ
چرخ محفل عرفان خدیجہ
ہے پاکیزہ ترین کردار جن کا
دست بر عالم نردال خدیجہ

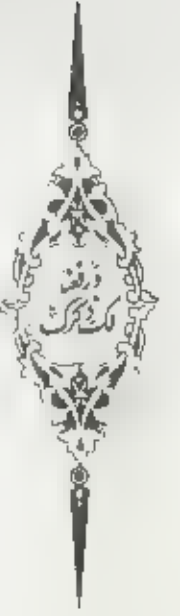
وہ تبدیلِ حسیم مصطفیٰ ہیں
چراغِ خانہ خستہ لوریٰ ہیں
دکھایا ان کو عفت کا نمونہ
نہ تین ہمار کی رہنما ہیں

شریکِ عاب پیغمبر خدیجہ
حیا و حلم کی پیکر خدیجہ
کلی ہیں وہ گلستانِ وفا کی
صفا و صدق کی منظر خدیجہ

مرے آقا کی غم خوارِ معین ہیں
مسلمانوں کا ایمان د یقین ہیں
نبی کی محترم زوجہ خدیجہ
یکے از اُتھات المؤمنین ہیں

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مصدرِ مہر و وفا مخدومۃ الدارین ہیں
منبعِ علم و حیا مخدومۃ الدارین ہیں
عائشہ صدیقہ بنتِ حضرت صدیق ہیں
عکسِ حقِ مصطفیٰ مخدومۃ الدارین ہیں
وہ ہیں اُم المؤمنین جن کا غیر ہے لقب
پیکرِ صدق و صفا مخدومۃ الدارین ہیں
عقد میں جب لے لیا سرکارِ والائے نہیں
سب فرشتوں نے کہا مخدومۃ الدارین ہیں
ہے مسلمان عورتوں پر ان کا نقلِ عاطفت
خوگرِ مہر و وفا مخدومۃ الدارین ہیں
جن کی عصمت کی گراہی دی کتاب اللہ نے
ہاں وہ ممدوحِ خدا مخدومۃ الدارین ہیں
لڑگانی تھی انھوں نے بس رسول اللہ سے
بے نیازِ ماسوا مخدومۃ الدارین ہیں
شارعِ دین کی رفیقہ شاعرہِ سلام کی
اہل حق کی رہنما مخدومۃ الدارین ہیں



سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

ہر شتا ہو کیوں نہ شایان شہ کرب و بلا
 طائرِ سدرہ ہے دربان شہ کرب و بلا
 ہوں محسوس ماں باپ قرباں اُن کے ناما جان
 میرے جان و دل ہوں قربان شہ کرب و بلا
 کٹ کرے جو عظمت و ناموس دیں کے واسطے
 ہو نیش اس کو عرفان شہ کرب و بلا
 مثل گل ہر فرد ہے اس خاندانِ شہ کا
 روکشِ جنت ہے بُستانِ شہ کرب و بلا
 کیا انھیں اندیشہ نازِ جہنم دوستوں
 جن کے ہاتھوں میں ہے دامنِ شہ کرب و بلا
 مرتبہ دانِ محمد ہے خدائے عز و جل
 مصطفیٰ ہیں مرتبہ دانِ شہ کرب و بلا
 ہے نتیجہ اُن کے اعمالِ شفیقہ کا کہ ہیں
 غائب و خاسر حسدِ یغانِ شہ کرب و بلا
 کیا ستم ہے، تاخت و تاراج کر ڈالا گیا
 دشتِ غربت میں گلستانِ شہ کرب و بلا
 تھیں پاک ہیں مسود میرے ہم زیاں
 یوں کہ ہوں میں بھی شاخِ ان شہ کرب و بلا

حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

زبان ہر دم بری مدحتِ سرا کے بر حنیفہ ہے
 میں حنفی ہوں، مرے دل میں دلائلِ بر حنیفہ ہے
 جھکاتے ہیں فقیہانِ زمانہ سرِ جہاں آکر
 وہ دیکھ کر آسمان و دلتِ سرا کے بر حنیفہ ہے
 سراپِ بزمِ عرفاں ہیں، چراغِ راہِ یوں ہیں
 جہاں جس سے ہے روشن وہ غیائے بر حنیفہ ہے
 عطا حق نے کیا ہے تابعت کا شرف اُن کو
 جو طالب ہے ہدایت کا، فدائے بر حنیفہ ہے
 بنے شاگرد اُن کے رہنا راہِ حقیقت کے
 مسلم دہر میں عتد و علانے بر حنیفہ ہے
 صدارت کا ملا منصب انھیں بزمِ شریعت میں
 جہاں علم کی عظمت برائے بر حنیفہ ہے
 امامِ اعظم اہلِ شریعت ہے لقب ان کا
 نشانِ جادۂ حق نقشِ پائے بر حنیفہ ہے
 پیاس اپنی بجھائیں تشنگانِ مہم دیں آکر
 کھلا شام و سحر بابِ عطاء کے بر حنیفہ ہے
 خدا کے فضل سے ختمِ الرسل کی چشمِ رحمت سے
 زباںِ محمد کی دقتِ شائے بر حنیفہ ہے

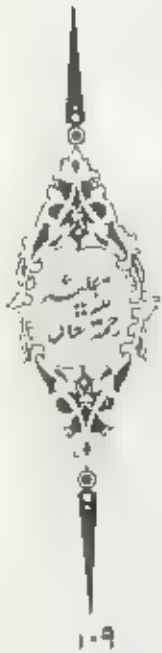


حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ہر لحظہ خدا کی کر کے ثنا مخدوم علی بن عثمان نے
 کی توصیف مہمان دلی مخدوم علی بن عثمان نے
 اصلاح و ہدایت کی جانب ہندی نہ قیامت تک آتا
 کر کے یہ دکھایا ہے داتا مخدوم علی بن عثمان نے
 بت پڑھنے والے لوگوں کو توحید پرستی میں ڈھالا
 سینوں کو منور کر ڈالا مخدوم علی بن عثمان نے
 اس برصغیر میں داتا نے اسلام کا پرچم اٹھایا
 یہ مرتبہ خالق سے پایا مخدوم علی بن عثمان نے
 جہت تو معین الدین کو بھی اس روئے پر کرنا ہی پڑا
 خواجہ کو دیا عسکر بڑا مخدوم علی بن عثمان نے
 فیضان علی ہجویری سے ملتی ہے نگاہ و دل کو برد
 رحمت کا دیا یہ ہم کو صلاح مخدوم علی بن عثمان نے
 محمود جہاں کو بتلایا ہے کون تھی ہے کون خدا
 اقطاب جہاں کے راہ نما مخدوم علی بن عثمان نے

حضرت غوث اعظم محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

جس کے دل میں الفت سرکار جیلانی نہ ہو
 بالیقین اس کی نظر میں نور ربانی نہ ہو
 گردشہ بغداد کے در کی گدائی ہو نصیب
 خواہش دنیا ، قسمت کے جہنمی نہ ہو
 منزل عرفان حق کو کس طرح پائیں گے ہم
 غوث اعظم کا اگر فیضان روحانی نہ ہو
 جو زگر درد زبان اسم گرامی آپ کا
 درد کا درماں نہ ہو، شکل کی آسانی نہ ہو
 تھا یہی منشائے حق بہر محمد مصطفیٰ
 غوثیت میں عبد قادر کا کوئی ثانی نہ ہو
 جب ہوئی بغداد کی کلیوں کی مٹی زریب سر
 ہر زاکیوں معصیت کاروں کی پیشانی نہ ہو
 حرز جاں تعلیم غوث پاک ہوئی چاہیے
 یہ جو ہو پھر ہم کو کوئی بھی پریشانی نہ ہو
 ہے یہ ناممکن ، رسانی ہو ریاض حسد تک
 کہ چہ غوث الدری کی خاک گر چھانی نہ ہو
 میں اٹھا سکتا نہیں محمود مطف زندگی
 مطف نہ رہا مجھ پہ گردہ غوث صمدانی نہ ہو



حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

ہماری زندگی حضرت معین الدین چشتی ہیں
پیام سرخوشی حضرت معین الدین چشتی ہیں
وہ جن کو ہم معین ملت اسلام کہتے ہیں
وہ با عظمت ولی حضرت معین الدین چشتی ہیں
فضا جمیر کی روشن ہے اب تک ان کے وجود
تصور میں ابھی حضرت معین الدین چشتی ہیں
میں عرف کے جوہر کش نہ کیوں ہوں مستفیدان
طلب عشاق کی حضرت معین الدین چشتی ہیں
وہ جن کو تاجدار ادب سب لوگ کہتے ہیں
وہی ہے شک وہی حضرت معین الدین چشتی ہیں
پتھر کی عمل داری ہوئی تھی کا عدم جن سے
وہ عظمت ہند کی حضرت معین الدین چشتی ہیں
کواکب کی طرح جمیر کے ذرے سے روشن
اک ایسی چاندنی حضرت معین الدین چشتی ہیں
ہوئے جن سے منور سرزمین ہند کے گوشے
وہ نور ایزدی حضرت معین الدین چشتی ہیں
لکھی تھو دیں نے منقبت فرط عقیدت سے
مرے دل کی خوشی حضرت معین الدین چشتی ہیں

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

ہے نام پاک شیخ احمد مجدد الف ثانی کا
جہاں ہے معتقد بے حد مجدد الف ثانی کا
رہی احقاق حق بطل باطل زندگی کی
کہ تھا اسیا سے دیں مقصد مجدد الف ثانی کا
تصوف کی کتابوں میں ہیں مکتوبات روشن تر
ہر اک مکتوب ہے سرمد مجدد الف ثانی کا
جہاں سے ہمہ دین انہی کا مسٹ ڈر
اثر تھایہ بر شد و مد مجدد الف ثانی کا
جیم در رم کراک ذات کہنے کی برنی سازش
تو تھا کرد رہ میں سد مجدد الف ثانی کا
تصور ایک مسلم قومیت کا آپ نے بننا
کرم ہے قوم پر ہے حد مجدد الف ثانی کا



علی حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ

جہاں عشق کے روح درواں احمد رضا خاں ہیں
 روحی کے امیر کا رواں احمد رضا خاں ہیں
 شیر جیلاں کے نائب، سردمہ دو کون کے عاشق
 مدد کے وسط شیر زیاں احمد رضا خاں ہیں
 رگ دریشہ میں ان کے موج زن عشق تھمہ ہے
 نبی کی لغت میں رطبہ لسان احمد رضا خاں ہیں
 مجدد بھی، محدث بھی، معجز بھی، مفسر بھی
 ہمارے پیشوا، فخر زمان احمد رضا خاں ہیں
 ریاضی، فلسفہ، تاریخ و منطق کے شاسا ہیں
 امیر محفل نکستہ درواں احمد رضا خاں ہیں
 وہ ہیں کثات اسرار علوم دین و دنیا بھی
 کہ ناموس نبی کے پاساں احمد رضا خاں ہیں
 نگاہوں میں ہے ن کی شخصیت کا احترام انکس
 داروں کی سلطنت کے حکراں احمد رضا خاں ہیں
 رسول اللہ سے عسود، لغت اصل ایماں ہے
 محبت کے حقیقی ترجاں احمد رضا خاں ہیں



سہو علی

مدحت سراٹھے پیغمبر

ذکر سید عبد اللہ

’در فضائل ذکر‘ ہے کلام محمود

وَرَفَعْتَ لَكَ ذِكْرَكَ نَعْتوں کے اس مجموعے کا تاریخی نام ہے۔ سورہ
’م‘ شریح کی یہ آیت کریمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کو جس نے کے مسکن
پیش گئی پر مشتمل ہے۔ در آنحضرت کا ذکر خیر نعت کے معنی میں پر بھی مجید ہے۔
گویا قری عاقل سے کم دیش ۱۳۹۷ء میں اس آیت مبارکہ کے ذریعے نعتوں کے
اس مجموعے کی مقبولیت کی بھی نشاندہی کر دی گئی تھی۔ یہ سراسر کے مصنف واجب
رشید محمود کی خوش نصیبی کی ایک دلیل ہے۔

مصنف کی خوش نصیبی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ اس مبارک
گروہ میں شامل ہو گیا ہے جس نے اپنے جذبہ فکر کا ثمر افضل البشر حضرت محمد مصطفیٰ
کی نعت گرائی کر بنایا۔ اس خوش بخت گروہ میں خوش گوشت بھی نظر آتے ہیں اور داما
مقام صحابہ کرام بھی۔ قتال ابی اور سعدی بھی دکھائی دیتے ہیں اور حضرت حسنؓ
جیسے در مرتبت صحابی بھی۔ مصنف نے ان کا ذکر اپنے ظام میں کئی مقامات پر کیا
ہے انھیں ان سے دلی عقیدت ہے، اس لیے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
عقبت ان کی روح کی نذر تھی صحابہ کرام کا ذکر وہ اس طرح کرتے ہیں کہ

ہیں بلاں دیوڑ و عمار و حبیب و حبیب

سب دن و جاں سے عیان شہناہ عرب

صحابہ میں طرح دیگر صفات کا وہ کے لحاظ سے سرخیں تھیں اس صفت مبارکہ کے لحاظ سے بھی تمام سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اسی لیے انہوں نے سب سے زیادہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ بعد کے نعت گو شعرا کا درجہ بھی بڑبند تھا۔ اس بنا پر ہمارے مصنف جب ان کا نام بھی لیتے ہیں تو بڑی تر زبانی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہوئے دوی ارشاد اقبال اجالی

قرنی مدحت کی نسبت سے گرامی

محبت و عقیدت کے سوتے ہمیشہ تحسین سیرت سے چھوٹتے ہیں۔ سیرت کے لحاظ سے صحابہؓ نے جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح پر گزیدہ دیکھا تو وہ آپ کے درویشید ہو گئے اور آپ کے نام پر جان قربان کر دینا مہموں کھیل سمجھتے تھے۔ حضورؐ نے سیرت کا یہ اثر نہ چھوڑا ہے کہ ہزار حج کریں تاریخ عالم میں اس کی مثال کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ بعد کے عجمان رسول بھی سیرت کے اس بے مثل بے نظیر نمونہ کو دیکھ کر فدائیت کے جذبے سے سرشار رہے۔ سعدیؒ کی کیا نعمت یہ رباعی کر پڑھیے۔

بنی المسلم بکمالہ کشف اللہ بے بحالہ

حضرت جمیع نصاب صلوٰ علیہ وآلہ

اس میں یکسر تحسین سیرت کی وہی کیفیت موجود ہے جس کی طرف یہاں اشارہ کیا گیا ہے۔ رشید محمد بھی نبی اکرمؐ فدہ روحی کی سیرت پاک کے جلوں سے مسحور ہیں اس غریبی کے ساتھ کہتے ہیں۔

نشیب فرش کو بخشے غرور و رعنائی

فرزاد عرش کو روندے حضورؐ کی سیرت

کہتے ہیں فرش زمین کے نیسبے کہ بندی حضورؐ رحمت تعالٰیٰ کی سیرت مبارکہ سے حاصل

ہوئی اور عرش کے قدیوں کو اپنے آپ پر جواز تھا، وہ اسی کی بدولت ٹوٹا۔ وہ کھلے الفاظ میں کہتے ہیں۔

خدا کے عشق کی اسلام سے محبت کی

دل میں جوت جگائے حضورؐ کی سیرت

سیرت مصطفیٰؐ کو اسی لیے وہ مدح خدا اور دین سے تعبیر کرتے ہیں۔

مدحت مصطفیٰؐ ہے مدح خدا

سیرت مصطفیٰؐ کا نام ہے دیں

نعتوں کے اس مجموعے میں حمد کے دو قطعات ہیں۔ دونوں میں مدح خدا

مدحت مصطفیٰؐ بن جاتی ہے۔ دیکھیے۔

جس طرح بے مثل ہے حضورؐ رب ذوالجلال

ہے حبیب اس کا جہاں میں بے نظیر ہے مثال

ایک نعت کا یہ مطلع بھی دیکھیے۔

فکر حسن ذات ہے حسن و جمال مصطفیٰؐ

ہے مقابل حق تعالیٰ و قیل و قال مصطفیٰؐ

رشید محمد کے دل میں اس بات کا گہرا تصور موجود ہے کہ حضورؐ کی سیرت ملت اسلامیہ

کا حقیقی سرمایہ ہے اور اسی سے اس کی بقا وابستہ ہے۔

ملت اسلامیہ سے نظر اٹھا کر جب رشید محمدؐ انسانیت کبریٰ پر نگاہ ڈالتے ہیں

اور حضورؐ کی بعثت سے پہلے اور بعد کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو انہیں پتا چلتا ہے کہ محمدؐ

عربی صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے صحیح معنوں میں محسن ہیں۔

جہاں کے ذی فہم مانتے ہیں نبیؐ کو انسانیت کا محسن

بلا ہے اس حیات سب کو جانے آقاؐ کے دم قدم سے

حضور نے ہی نوع انسان کو لغتِ رحمت و معرفت کا سبق دیا۔ درس کے مقدور کو سنو
ڈلا یہ حافظ من دین بس مبرے کے ایک شعر سے ناغہ نہیں۔ حضور کے درس کا یہ پہلو
ہمارے لغت گو کے کلام میں بار بار اجاگر ہوا ہے۔

جب اپنے دہ میں انسان کی ترقی کے لیے ٹھانی
تو اس کو سکھ جس مستحقِ اقدار روحانی

نفرت و حقارت دیکھیں دھڑلے سے بھری ہوئی دنیا میں مستقل، قدر و روحانی کی یاد تازہ
کرنا ایک بہت بڑا فریب تھا جسے نہ نیت کے عین، عظم کی علمی زندگی کا ذکر کر کے
ابا رشید محوئے غم رہا ہے۔ اپنے عہد پر تنقید کرتے ہوئے وہ سی احساس کی
بنیاد پر حضورؐ سے استمداد کی درخواست کرتے ہیں۔

حکم فرمائیے کہ دروہر جبرید

ہے بہت پُر فتن مرے بقا

ورماتھ ہی بعد اب یہ بھی پوچھتے ہیں۔

تدبیر سے کہ آج سے تباہ کائنات

پیغمبر حق کو بھوتا جاتا ہے کیوں بشر

تباہ کائنات کی ترکیب میں جو بے ساختگی پائی جاتی ہے، اس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ شاعر آنحضرتؐ کی عقل و ساکس و رنگی سے تامل ہے۔

جیسا کہ شبین میرت کے حزن کے ذریعے اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے
لغتِ سرت سرکارِ دہر بہت ہے۔ محبت کی وجہ سے اپنے محبوب کی ایک ایک
بات یاد رہی نظر آتی ہے۔ محبوب کی گفتگو کا سحر و بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم کی
مٹھی میں سنگریزوں نے کھم عیب پڑھا تھا۔ سی معجزہ کو رشید محو حضورؐ کا اعجاز گویا کہتے ہیں۔

بحقیقت میں تھا اچھ بہ تکلم آپکا

سنگریزوں کو وگرنہ تاب گویا کی کہاں

مدینہ منورہ، اسی ہے شاعر کو عزیز ہے کہ یہ مبارک شہر آنحضرتؐ کا مسکن تھا۔ درس
میں گنبدِ خضرا ہے جہاں آپ آرام فرمے ہیں۔ حبیب کا ذکر اسی وجہ سے بار بار لغتوں میں
آتا ہے۔ محبت عام طور پر قیدِ حدود سے نکل جاتی ہے لیکن رشید محو سے حدودِ ادب
کو محفوظ رکھا ہے۔ یہ بڑا نازک حصہ تھا اور شاعر اس سے کامیابی سے گزر رہے۔ اس کے
ساتھ اس نے احترامِ شریعت بھی قائم رکھا ہے۔

سجدہ سر سے زنا نفع ہیں تری عینِ اصل

سجدہ دہ ہے برے رمت تعلیم

اور سجدہ دہ آنحضرتؐ کی محبت و درج کے بغیر در کچھ بھی نہیں کہیں لیے حدِ شریعت
اس شعر میں بھی قائم ہیں۔

حدودِ ادب کا بیان ہمیں ان فقرے کے لفظی مقام تک لے آیا ہے۔ اب ہمارے
کے ساتھ ان میں خلوص کا وصف بھی پایا جاتا ہے جس وصف نے انہیں جان واد
بنا دیا ہے۔ اس لیے شاعر کا یہ دعوئی باطل و درست ہے کہ اس نے لغتیں در کی زبان
میں تحریر کی ہیں۔

دہ کی زبان میں رحمت سرکار ہو بیاں

اربابِ نقد و فن بھی سلیقہ کہیں ہے

ان میں غلط کا انتخاب بڑے سلیقے کے ساتھ کیا گیا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ
شاعر نے دہ کی لغتوں اور لغت کی جملہ پابندیوں کو حسنِ دہر کی ساتھ ملحوظ
رکھا ہے کہ کسی شاعر کی جاسکتی ہیں۔ مدرجہ ذیل شعر خطیر ہے۔

ذہن میں دشتِ مدینہ کا تصور آیا

پھوں لغت کے مری شاخِ نظر پر چمکے

باخصوص در سرِ مصرعہ دیدنی ہے۔ شعر کی خوبی بھی یہی ہوتی ہے کہ در سرِ مصرعہ جملہ

اور آدھی آمد کا منظر بن کر سامنے آئے۔ الفاظ کا انتخاب ایسا ہے کہ ایک ایک میں
رہا موجود ہے۔ جذبات، درف کی اتحاد نے شعر میں تغزل پیدا کر دیا ہے۔ اس لحاظ سے
مندرجہ ذیل اشعار بھی خاصے دلکش ہیں۔

سدا گھولے گی رس گوشِ دین میں
رُسوں پاک کی بشیریں کلامی

جو خدائے پاک کا محبوب ہو
اس حین پسیر کہ کیوں کر چاہیے

مژدایہ ہمارے متا حضور ہیں
دل ہے تو مطمئن ہے نظر ہے تیرے قلب

نفا ہوں میں عرب کی سرزمین کے تیرے قصبے پر
اگر دل ہے شاکر کعبہ، جاں قربانِ طیبہ ہے
بعض دقات، الفاظ کی نشست ایسی ہوتی ہے کہ معنی ذہن میں خود بخود چمک اٹھتا ہے
مندرجہ ذیل شعر پڑھیے۔

دن پہ بھی رات کا منظر تھکا مستط پہلے
رودے پڑنے سے ہر صبح کے تیرے چمکے

شعر کا آخری لفظ پڑھتے ہی نگاہوں کے سامنے صبحِ زور کے جلوے برآمد ہو جاتے
ہیں۔ بس نقطہ نگاہ سے ذیل کے شعر میں نقطہ چمکے کی نشست پر بھی غور کریں۔

مصطفیٰ کے چہرہ پُر نور پر
سورۂ شمس کی دیکھو چمک

نئی لحاظ سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ایک واقعہ کو جب شاعر بار بار بیان کرتا ہے تو نئے
سے نئے معانی نکالتا ہے۔ واقعہ معراج کریم بھی اس ضمن میں یہ شاعرانہ نقطہ ہر س۔

وہ جسگ تو سفر کا ہے آسمان
جس جگہ تھک گیا ہے سدرہ نشین

فرازِ عرش پہ جاری رہا حشرِ ام رسول
حدِ نگاہ سے ہے ماوراء امتِ رسول

مسند آرائے عرشِ اعلیٰ ہے
آپ کی ذاتِ فخرِ موجودات

مقام پایا ہے عرشِ اعلیٰ نے میرے سرکار کے قدم سے
وقارِ انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر کے دم سے
ان اشعار میں آپ کو مناسب درجوں کی تعلیمات بھی دکھائی دیں گی۔ اور پھر
حسنِ الفاظ و تمثیل کے ساتھ ساتھ فکر و شعور کا حسن بھی نعتوں میں پایا جاتا ہے۔

بسا ہے مرے دل میں ان کا تصور
مری شانِ فکر و شعور اللہ اللہ

نعتِ محبوبِ غلامی گرنہ ہولب پر مرے
پیکرِ تنہیل میں یہ حسنِ درویشی کہاں

رہن نہ کیوں حرمِ خیال و شعور ہو !
عشقِ نجاتی کی دل میں محبتیں ہیں تجلیاں

ظاہر ہے جمالیاتی غلط سے نعتوں کے کسی پہلو ہیں۔ مذکورہ بات تمام محاسن کی بنا پر
ہم راجا رشید محمود کو ایک کامیاب نعت گر سمجھتے ہیں۔

اشفاقِ حسد

ساجد

نعت کسی منفعتِ سخن کا نام نہیں۔ یہ تلقینِ رابطے درگزرِ احوال کا ایک
ذریعہ ہے۔ ایسا ذریعہ جس سے معمولی غلام اور برے قاتلے دو جہاں کی کائناتِ کرم
سے دامن بھرنے کے لیے پناہ مانگتے ہیں۔ نعت گروں کا فن خوش نصیبی اور
خوش بختی ہی کا مظہر نہیں بلکہ خوش حال کی وجہ بھی ہے۔ نعت کہنے اور نعت کی دیباچیں
رہنے والے اپنے عہد کا خوش حال ترین انسان ہوتا ہے۔ یہ بات الگ ہے کہ اس کو
یاس کے لڑکھنوں کو اس حقیقت کا شعور نہ ہو سکے۔

راجا رشید محمود، خوش بخت لوگوں میں سے ہیں جن کی زندگی کا دامن اور
مسانسوں کا رشتہ شنائے خواجہ سے بندھا ہے۔ یہ دولت ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔ وہ
جن کے باہر تینہیں ٹھنڈک و رند و زبوت کا چاہنا ہوتا ہے، وہی اس دولت سے دامن
ہوتے ہیں اور وہی موبیں مارتے ہیں۔ میری رانست میں تو ایسی خوش نصیبی پر
حسد بھی روا ہے :

راجا رشید محمود، دروازہ گر کے ٹھہر، اتنی چھوٹی عمر میں ایسی بڑی ڈگری سے
نرا جائے یہ سب اس کا کرم اور اس کی عطاس ہے۔ کوشش، ہمت، محنت،
کسب یا تجویز ایسی ڈگری کے حصول میں گرتی مدد نہیں دیتے۔ یہاں حسد کی وہ
فریاد کی در سلسل کوک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی کوک جو دل کی گہرائیوں سے اٹھے
تو گل زندہ جائے، سانس رک جائے اور آواز بند ہو جائے، لیکن آنکھیں اس فریاد

کا آنسوؤں کی صورت میں ترجمہ کرتی چلی جاتیں۔

میں کوک فریاد کے اس بھکاری کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جب بھی اس کے بھاگ جاگیں گے اور حضور اس کو مسکرا کر دیکھیں گے تو مجھ ایسے سب دنیا اس سے بہت ڈر ہوں گے لیکن ہمیں یہ فخر ضرور ہو گا کہ ہم نے اس بھکاری کو گھر گھر جا کر دولت تسکین بانٹنے دیکھا ہے اور بار بار دیکھا ہے۔

اے در پوزہ گرا صدا ! صدا ! صدا !!!

اور — اور — اور —

کوک فریاد کوک توں جیوں راکھا جوہر
جب لگ ٹانڈا نہ کرے تب لگ کوک پکار

اے کوک

حقیقہ نائب

۱۹۷۲ء میں راجا رشید محمد کا ترتیب دیا ہوا انتخاب نعت "مدح رسول" کے نام سے سامنے آیا تو یہ انکشاف ہوا کہ اس کتاب کے مرتب شاعر بھی ہیں اور نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہرا شغف رکھتے ہیں۔ مذکورہ انتخاب کے دو حصے تھے اور اس دور فحشوں میں مرتب کی ایک ایک نعت تھی۔ پہلے حصے کی نعت میں نگاہ نبی کے آسرا میں جانے، طبیعت کے غم مصطفیٰ سے سشنا ہو جانے اور دیا رسول خدا تک پہنچنے کی حسرت تھی۔ دوسرے حصے میں شریک نعت میں حضور کی سیرت و تعلیم و تمدن عالم پر ان کے اثرات کو موضوع بنایا گیا تھا۔ آپ کے نظام عدل و مساوات کے حوالوں سے آپ کو خیر البشر اور محسن انسانیت قرار دیا گیا تھا۔ ایک طرف آپ کے ذکر سے دل کو سکون ملنے کا اعتراف تھا تو دوسری طرف آپ کے لائے ہوئے، انقلاب کا بر ملا اعلان۔ گویا اس نعت کا دائرہ ذات سے کائنات تک پھیلتا نظر آتا تھا۔ یہی نعت میں ذات رسالت نائب کے محاسن تھے تو دوسری میں صفات و تعلیمات حضور کا تذکرہ۔ گویا یہ دو نعتیں نعت کے قدیم اور جدید رنگوں کی نمایاں بن کر سامنے آئی تھیں۔ پہلا رنگ روش عری کی بت سے لے کر اب تک رہتا پذیر ہے دوسرا رنگ اگرچہ زیادہ پرانا نہیں مگر ضعف صدی ہی میں اس نے اپنی فادیت و عنفیت منوں ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں رنگوں کی ہم آہنگی سے علی نعت ظہور میں آتی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اس مجموعے میں شامل اکثر نعتوں میں اس دور رنگوں کا خوبصورت

امتزاج نظر آتا ہے۔

گزشتہ کچھ برسوں سے نعت میں اس معیار و معراج انسانیت کے حوصلے سے اپنے احوال کا جائزہ لینے کا رجحان بہت عام ہو رہا ہے۔ اور زندگی کا ہر مسئلہ نعت کا موضوع بن رہا ہے۔ یوں نعت کا کینوس وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اکثر اچھے اچھے شاعر نعت گوئی کی طرف مائل ہیں اور انھوں نے نعت کے لامحدود امکانات کو نبھائے ہیں۔

راجہ رشید محمود کوچہ شاعری میں زور دہیں مگر ن کے تصور بتا رہے ہیں کہ وہ مغربیہ بستن نعت کا سراپا چرچا نہیں گئے۔ ان کا دل عشق نبی سے گداز ہے، 'مبع جنت مرز ز کھتے ہیں در مدت رسوں کو' پنی زندگی کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ درہی وہ لازم ہیں، مہن سے، مہی درہے کی نعت نمود میں آتی ہے۔

میں 'ن کے مجموعہ نعت و مناقب' اور 'فغانا لک ذکون' کی پیشوائی کرتے ہوئے نہایت مسرور ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ان کی نعت قارئین کے لیے موجب جذب و سرور ہوگی۔ درجوں ہوں ان کا فنی اسکا بڑھے گا، وہ نقیہ شاعری میں خوبصورت اضافے کریں گے۔

آخر میں میری یہ دعا ہے کہ ان کی لگن میں روز بروز اضافہ ہو اور ان کی یہ سعی و کوشش بارگاہ رسالت مآب اور حلقہ بگوشان اسلام میں مقبول ہو۔

حبیب الرحمن

محمد منور

فصلۃ اسلام ایک رمز ہے اور یہ لفظوں میں تشریح یاب نہیں ہو سکتی۔ اس رمز کو ہر رمز کا خالق جاننے اور حضور رسالت مآب جانیں۔ اور کسی کے بس میں نہ دراک ہے اور نہ بیان، ہاں اہل ایمان کی روح اور مضبوط روح یعنی قلب بھر پور تری در ہزارہ عکس کرتے ہیں۔ یہ روحانی و قلبی حلقہ اتنا لطیف ہے کہ نازک سے نازک لطیف سے لطیف، در شفاف سے شفاف الفاظ بھی اس کیفیت کو عبادت کا پیکر محسوس نہیں بنا سکتے یہ خطبات کے بس کی بات ہے درہ شعر کے اختیار کا معاند نعت کا معاملہ نازک ہے محبت کے مضامین کو اس طرح ادا کرنا کہ ادب کا بہترین قرینہ موجود رہے حقیقت شیعینگی ضرور بنے مگر دیوانگی کی صورت اختیار نہ کرے۔ عرفی نے نعت ہی کے باب میں ملحوظ رکھی جانے والی احتیاط کے پیش نظر کیا حفاظت پیش کر رہا ہوں کہ وہ بدہم تیغ است قدم را

نعت کے ہر شعر میں نعت کا یہ قرینہ موجود ہونا چاہیے کہ وہ عام مضامین غزل سے متمیز ہو اور ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں۔ اس کے لیے خالق کا دور الکلاہی ہی نہیں، مزاج کا داعی۔ کھ دکھ و ادرا دل و دماغ کی بیداری درکار ہے۔

راجہ رشید محمود کی طبیعت کا عمومی رجحان نعت گوئی ہی کی جانب ہے اور ان کی نعتیں پڑھتے ہوئے یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ وہ محض کسی نقیہ شاعر سے

میں حاضر ہو گئے یا کسی ریڈیائی یا بیلی ویریائی مشاعرے میں شریک ہو کر معاوضہ حاصل کرنے کے شوق میں نعت نہیں کہتے لہذا ان کے لیے یہ نغمہ فصل گل درہ۔
کا پابند نہیں۔ وہ نعت نگار ہیں "بہار ہو کہ خزاں؟"

راجا رشیہ محمود کی نقضوں کے مطالعے سے یہ بھی بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ عقیدت کے جذبات کو معرض اندر میں نالے پر بڑی حد تک قادر ہیں۔ طبیعت رہ دیتی ہے اور مفاہد و ترکیب ان کی معادنت کے لیے موجود۔ انسداد یا اٹکاز کا حساس کم زکم مطالعے کے دوران میں نہیں ہوتا۔ خود رشیہ محمود کو یہ دو گھٹ گھٹی عبور کرتے وقت کس قدر شفقت اٹھانی پڑتی ہے یہ وہ خود ہی جانتے ہیں۔ ہر سب سے کہ کوئی رب پارہ جس قدر معیاری ہو اتنی ہی زیادہ جانکا ہوتا ہے اور رجا رشیہ محمود کھپاتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے کہ اچھی وہ نعت کے مرحلہ آغاز میں ہیں۔ گراں کے دل میں محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع اسی طرح روشن رہی اور ہماری دعا ہے کہ وہ روشن رہے۔ قرأت اللہ ان کی نقضوں میں دل افروزی اور دوح افزائی کے حصار بڑھتے جاتے گئے۔

حکمر منور

قطعة تاج

— ضیا محمد ضیا

لی محمود صاحب کرم سعادت
بلذت کا عجب دریا ہمایا
ہوئے حاضر خیرم الرسل پر
مشام جاں معطر ہو گیا ہے
ہوا پھر کیف و سرمستی کا سامان
صلائے عام دی پیر مفاں نے
جنہیں ترفیق ملتی ہے خدا سے
نہ ہر انسان کو ملتا ہے یہ اعزاز
لی ہو جن کو آگاہی کی دولت
عطا جن کو ہوا ہوش کا سوز
ازں کے روز سے جن کو خدا نے
مے صدق و یقین سے ہوں جو شرار
سجایا ہے شہستان عقیدت
بکھلایا خوب گلزار فصاحت
لیے دامن میں گلے عقیدت
کہہ رہے آئی ہے یہ موجِ نکت
ہوا پھر اہتمام سوز و رقت
مبارک باد یارانِ طسریقت
وہی سرکار کی کرتے ہیں بدعت
نہ ہر شاعر کو ملتی ہے یہ عظمت
جنہیں حاصل ہو عرفانِ حقیقت
و دیعت ہو جنہیں جذبِ محبت
گدا نہ قلب کی بخشی ہو نعمت
صفائے آشنا ہر جن کی فطرت

وہی کرتے ہیں مدح سرور دیں
 نہیں کیوں دم بدم وہ نام اُن کا
 رَفَعْنَا کہہ کے خود حق نے بیاں کی
 درخشاں ہے مثالِ مستزبان
 شہنشاہوں کی شرکت سے سولہ ہے
 نہ ہوں کیوں اپنی خوش بختی پہ نازاں
 بنے محمود بھی مداح سرکار
 یہ ہے اُن پر خدا کا خاص احسان
 کیا ہے نعت کا دیواں مرتب
 جو ہے آئینہ انوارِ عرفاں
 برائے عاشقانِ شاہِ لولاک
 نبجھے گی تشنگی اس سے دلوں کی
 عجب لذت ہے ذکرِ مصطفیٰ میں
 زبان کو اس سے ملتی ہے ملاوت

ضیاء اس کی اشاعت کا کھوسال

ضیاءے نبیہ بُرجِ رسالت

۱ ۹ ۲ ۴ ۴

سالِ طبعت

ماہِ جزاءِ رضی شیعرازی علی پری

ہاں گر تو پُرسہ سی زرضی سالِ طباعت
 اذکارِ جمیل شہِ لولاک "یگویم"

۱ ۹ ۲ ۴ ۴

گفت است نعتِ تید و مولائے کائنات
 ہر آں کہ نیک طینت و شیریں بیاں بڑ
 آں خوش خصال مردِ رشید و سعید ہم
 رطبُ اللساں بہ مدحِ شہِ مرسلان بود
 جسم ز دل چو سال، بجھتا کہ اے رضی
 "واہ مدحِ فخرِ انبیا و مرسلان" بود

۱ ۹ ۲ ۴ ۴

سید عرفان ہے یہ قنیل شہستان فقیر

نعت عشق و محبت ہے یہ لجن داؤد
کاش مستبد ہو نذرانہ اہل دانش
کاش مشہور ہو یہ سببی جناب محمود
وہ عبادت مرے اللہ کو منظور نہیں

جس عبادت میں ہو سرکار کی الفت مفقود
درج محبوب خدا میں جو رہے گا مشغول
دو جہاں میں اُسے اللہ رکھے گا خوشنود
زندگی اپنی کرو وقف پئے نعت رسول

روزِ عشر میں جملہ اس کا ہے خلد موعود
لے قرا کیوں نہ یہ کلمہ دُوں بزبان خالق
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہے کلام محمود
۱ ۳ ۹ ۴

شناخراں محبوب سبحانی
۱۳۹۴ھ

قمری زدانی
پڑانہ ر ضلع سیالکوٹ

ارمغانِ جاناں

۱ ۳ ۹ ۴

ابوالطاهر حبیب احسن ندّا

اس شہ کریم کی نعمتوں کا مجموعہ ہے یہ جس کی خاک پائے اقدس مطلع انوار ہے
مست جس عشق میں ہے نرگس شہلا کی آنکھ عجز جس کے سخن میں ہر دیدہ بیدار ہے
بالیقیں یہ ذکر و تسکیر سرور کو نہیں کا بے مدیل بے نفیر مجھے ہوا شہکار ہے
کیوں نہ انسان بھی کریں مع و ثناء مصطفیٰ ذرے ذرے کی زبان کدحت ہر کار ہے
نقطے نقطے سے عیاں اس کے ہیں انوار نبی ہر دلی تاریکت جس سے اک تجلی زار ہے
ہے مرتع کچھ گھرانے مناسب بھی یہ منظر نور حقائق، مخزن اسرار ہے
غار محمود کی اس میں کیا خوبیاں اس کے اک اک حرف میں تابانی افکار ہے

لکھنؤ تصنیف اس کا آگاہ! تو برحسب

بے سرِ انکار "ذکر سید ابرار" ہے

۱۳۹۸-۱۳۹۷ھ



خیر تر ہے یہ تصنیف و کاوش محمود
فدا! ہیں اہل سخن اس کے والد و شیدا
میں سالِ طبع میں اس کے کچھ ایسے غلطان ہیں
کہوں بیابانِ حقیقت کہ ذکر و تسکیر صفا
۱۳۹۴ھ ۱۳۹۵ھ

جذبات تشکر و امتنان

- جناب ضیا محمد ضیا اور جناب حفیظ نائب زیر کلام کو نگاہ اصلاح و انتخاب سے دیکھا
- ڈاکٹر سید عبداللہ، جناب اشفاق احمد، پروفیسر مرزا محمد منصور اور جناب حفیظ نائب نے زیر نظر مجموعے پر اظہار خیال کیا
- صاحبزادہ رضی شایر، جناب ضیا محمد ضیا، جناب ابوالطاهر فدا حسین فدا اور جناب قمر بیگم نے قطعہ رائے تاریخ اشاعت تحریر کیے
- جناب قمر بیگم نے یہ نعتیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادت اور محبت سے محبت کے جذبات کے ساتھ لکھیں
- جناب قمر بیگم نے کتاب تاریخ نام تجویز کیا اور انتخاب کلام سے طباعت کے مراحل تک کی نگرانی کی
- کتاب کی اشاعت مولانا قمر عثمانی صاحب قمر کی تحریک پر ہوئی
- پیارے آبا جاجا غلام قمر کے فیضانِ تربیت سے مجھے رحمتِ مطلق (علیہ التحیت والثناء) کی سعادت نصیب ہوئی

الحمد لله

اظہار منزل، نیو شالامار کالونی، نواں کوٹ، لاہور